یا فتاح

رب یسر بسم الله الرحمن الرحیم و تمم بالخیر

کرون پہلی توحید یزدان رقم
چہکا جسکی سجدہ مین اول قلم

سجود پر رکھہ بیاض جبین
کہا دوسرا کوی تجہہ سا نہین

قلم پر شہادت کی انگلی اوٹھا
لکہا حرف نون یون کہ رب العلا

نہین کوی تیرا ہو کا شریک
تیری ذات ہی وحدہٗ لا شریک

پرستش کی قابل توہی ای کریم
کہ ہی ذات تیری غفور و رحیم

رہی حمد مین تیری عز و جل
تجہی سجدہ کرتا چلون سر کی بل

وہ الحق ایسا ہی معبود ہی
قلم جو لکہی وصف سی افزود ہی

سبہو نکا وہی دین و ایمان ہی
وہ خالق تمام اور یہہ بیجان ہی

تروتان کیسی ہی گلذار خلق
وہ ابر کرم ہی ہوا دار خلق

اگرچہ وہی فکر غیور ہی
ولی پرورش سبہہ کی منظور ہی

کسی کسی پرا وی نکچہہ کام جان
جو وہ مہربان ہو تو کل مہربان

اگرچہ یہان کیا ہی اور کیا نہین
پر اوس بن کسی کا تو کوی نہین

ہوی

موی ہیں اوسی سے رفت گذشت — اوسیکی طرف سبہکی ہی بازگشت

رہا کون اور اوسکی ثبات ہی — موی اور جیتی وہی ہی وہی

یہاں سب یہ ہیں ہی آشکار — یہہ سب اوسکا عالم ہی ہژدہ ہزار

دری ہیں سبہ اوسی ہی دی سبہ بیش — ہمہ یہ سبی ہی اور ہو کا ہمہ بیش

چمن میں ہی وحدتکی یکتا وہ گل — کہ مستاق ہیں جسکی بیاں جز و کل

اوسی ہی کعبہ اوسی کی کنشت — اوسی ہی دوزخ اوسی کی بہشت

جسی چاہی جنت میں دیوی مقام — جسی چاہی دوزخ میں رکہی مدام

وہی مالک الملک دنیا و دین — ہی فیضی ہیں جسکی زمان و زمین

سنا ہی نمودونکی اوسی بنی — دل بستگان کی ہی اوسی کشود

اوسیکی نظر سی ہیں ہر ایک کی دید — اوسیکی سخن پر ہی گفت و شنید

وہی نور ہی سبہ طرف جلوہ گر — اوسیکی یہہ زرہ ہیں شمس و قمر

نہیں کوئی خالی عرض اوسی سی — ولیکن سبہی نہیں ہر ایک شیمیں ہی

نہ کوہ میں ہی اور نہی سنگ میں — ولیکن چمکتا ہی ہر رنگ میں

وہ ظاہر ہیں پر جسے ظاہر نہیں — بہ ظاہر ہیں توہی اوسی باطن

تامل سی کیجی اگر غور کچہہ — تو سب کچہہ وہی ہی نہیں اور کچہہ

اوسی گل کی بو سی ہی خوشبو گلاب — پہری ہی یہی ساتہہ دریا حباب

پہر اوس چوز میں آکی بہتا نہیں — سبہی کی ہی بات کہتا نہیں

قلم کو زبان لاکہ دی اپنی ہزار — لکہی کس طرح حمد پروردگار

کہ عاجز ہی یہاں اپنا کی زبان — زبان قلم کو یہہ قدرت کہاں

اس عہد سی کوئی بہی نکلا نہین ‌ سوا عجز درپیش یہان کچہہ نہین

وہ معبود یکتا خدائی جہان ‌ کہ جسنی کیا کن مین کون و مکان

دیا ہوش ادراک اوسنی ہمین ‌ کیا خالصی پاک اوسنی ہمین

ہمن کو بہیجا ہماری لیی ‌ وصی اور امام اوسنی پیدا کیی

جہانکو اونہونی دیا انتظام ‌ براہی بہلائی سو جہائی تمام

دکہائی اونہونی ہمن راہ راست ‌ کہ تا ہمنون اوس راہ کی باز خواست

سوی کوئی نسی راہ شرع نبی ‌ کہ رستہ کو جنت کی پیچہی چلی

باب در بیان حضرت پنجتن پاک رضی اللہ عنہ گوید

نبی کون یعنی رسول کریم ‌ نبوت کی دریا کا در یتیم

ہوا گرچہ ظاہر مین امی لقب ‌ یہہ علم لدنی کہلا اوسپہ سب

بغیر از لکہنی اور کہنی نی رقم ‌ چلین جا سم پر اوسکی لوح و قلم

ہوا علم دین اوسکا جو آشکار ‌ گذشتہ ہوین حکم تقویم و بار

اوتہا کفر اسلام ظاہر کیا ‌ بتونکو خدائی سی باہر کیا

کیا حق نی نبیونکا سردار اوسی ‌ بنایا نبوت کا حقدار اوسی

نبوت جو کی حق نی اوسپر تمام ‌ لکہا اشرف الناس خیر الانام

بنایا سمجہہ کر بہو خوب اوسی ‌ خدا نی کیا اپنا محبوب اوسی

کرون اوسکی رتبہ کا کیا مین بیان ‌ کہ ہی ہو جہانبان وصف سلطان

مسیح اوسکی خرگاہ خیمہ دوز ‌ تجلی طور اوسکا مشعل فروز

خلیل اوسکی گلزار کا باغبان ‌ سلیمان سی کئی مہردار اوسکی دان

ہمہ اوسکی

ہنر اوسکی سرو اہ کا آب دار
محمد کی مانند جگ مین نہین ہا
یہ ہی رمز جو اسکا سایہ نہ تہا
ہوئی کی سایہ کا تہا یہ سبب
وہ قد اوس لئی تہا نہ سایہ فگن
نہ سایہ اوسکا لطیف اس قدر
عجب کیا جو اس گل کا سایہ ہو
خوش نہ آیا نہ سایہ کو ہونا جدا
نہ ڈالی کسی شخص پہ اپنی چہانو
وہ ہو تا زمین گر کیا فرش پر
ہوئی نہ سایہ کی ایک وجہ اور
جہان تک کرتی ہیانکی اہل نظر
جنہون نی او تہا تیلون پر لیا
یہ ہی کی تیلی کا ہی یہہ سبب
و گر نہ یہہ ہی چشم اپنی گمان
نظر سی وہ غایب وہ سایہ بر رہا
ہوی جو نبوت نبی پر تمام
جہان فیض اوسکی سی کامیاب

زرہ ساز داؤد سی وہان ہزار
ہوا ہی نہ ایسا نہ ہو گا کہین
کہ رنگ دوئی وہان تک آیا نہ تہا
ہو یا حرف یونس مین کعبہ نسب
کہ تہا گل وہ ایک معجزہ کا بدن
نہ آیا لطافت کی باعث نظر
کہ تہا وہ گل قدرت حق کی بو
اوسی نور حق کی رہا زیر پا
کسیکا نہ مونہہ دیکہہ اوسکی پانو
قدم اوسکی سایہ کا تہا عرش پر
مجہی خوب سوجہی ہی یہہ نظر اور
سمجہہ تا یہ نور کحل البصر
زمین پر نہ سایہ کو گرنی دیا
وہی سایہ انکہون مین بہرتا ہی سب
اوسی سی ہی روشن یہہ سارا جہان
ملایک کی دلین سمایا رہا
ہوی لعنت اوسکی پر تمام
نبی آفتاب اور علی ماہتاب

باب در بیان سخن گوید

نہین ہمسر اوسکا کوئی جز علی — کہ بہائی کا بہائی وصی کا وصی
علی دین دنیان کا سردار ہی — کہ مختار کی گہر کا مختار ہی
بہار ولایت کی گلشن کا گل — دیار امامت کا باغ سنبل
علی راز دار خدا او نبی — خبردار سر خفی و جلی
علی بندۂ خاص درگاہ حق — علی سالک و رہبر راہ حق
علی و ولی ابن عم رسول — لقب شاہ مردان زوج بتول
ہاں کہی تون جو چاہی کوئی بیسی — بہ نسبت علی کو نہین غیر سی
خدا نفس سیعنی نبی خواندہ است — دگر این فضیلت بکس ماندہ است
یہان بات کی نہی سمائی نہین — نبی و علی بن جدائی نہین
نبی و علی ہر دو نسبت بہم — دو تا و یکی جون زبان قلم
علی کا عدو دوزخی دوزخی — علی کا محب جنتی جنتی
نبی و علی فاطمہ اور حسن — حسین ابن حیدر یہ ہین پنجتن
ہوئی اون سے دو جگ کی جو کام — اونہن پر درود اور اونہن پر سلام
علی سی لگا تا بہ مہدی دین — یہ ہین ایک نور خدائی منین
اونہن سی بنی قائم امامت کا گھر — کہ یاران سون جی یہ اثنا عشر
صغری کبری سی وہ پاک ہین — جناب عمل سی وہ لی پاک ہین

تو مانہلی

سو ما بہا سی طاہر کمال رسول ۔ که بہتر ہوی سب سی آل رسول
سلام اون پہ جو اون کے اصحاب ہیں ۔ و اصحاب کنسی که احباب ہیں
خدا نی اونہو نکو کہیا مومنین ۔ وہ ہیں زینت آسمان و زمین
خدا اونسی راضی رسول او رحکم ۔ علی اونسی راضی بتول او رحسن
ہوی فرض اونکی ہمیش دوستی ۔ که ہیں دوستی و حق یارہنی
الہی بحق رسول امین ۔ بحق علی و باصحاب دین
بحق بتول بال رسول ۔ کرون عرض جو ہیں سو ہووی قبول

الہی ہیں مند گنہگار ہوں ۔ گنہا ہوں ہیں گران بار ہوں
مجہی بخشو میری پروردگار ۔ که توں ہی کریم اور آمرزگار
میری عرض یہ ہی که جب تک جیوں ۔ سراب محبت کو پیتی رہوں
سوا میری الفت کی اور سینہ میں ہیچ ۔ نہی ہو نہو اور کچہہ پیچ پیچ
جو غم ہو بو تو آل احمد کا غم ۔ سوا اوس الم سی نہو کچہہ الم
رہی سینہ طرف سی مریدوں کو حسن ۔ بحق حسن اور بحق حسین
کسی سنی نکرنی تیری التجا ۔ بو کر جود بجود میری حاجت روا
صحیح اور سالم سدا مجکو رکہہ ۔ جو سب سنی خدا تمہہ مجکو رکہہ
میری آل اولادکوں ور رکہہ ۔ میری دوستوں کو تو آباد رکہہ
ہمیں کہیا یا ہوں حسبکا یا کریم ۔ سدا رحم کر اون لکہ ای رحیم

جیون آبرو اور حرمت کے سات ہے — رہون عزیزون مین عزت کے سات ہین

برزوہن میری دین دنیا کے کام — تجھو محمد علیہ السلام

پلا مجکو ساقی شراب سخن — کہ مفتوح ہو جس سی باب سخن

سخن کا مجہی فکر دن رات ہی — سخن ہی تو ہی اور کیا بات ہی

سخن کا کرنی کندہ مردان کار — سخن نام اونکا رکھی یادگار

سخن کی طلبگار ہین عقلمند — سخن سی ہی نام نکویان بلند

سخن سی وہی شخص رکھتی ہین کام — جنہی چاہی ساتہہ نیکی کا نام

سخن سی سلف کی بپلا ہی رہی — زبان قلم تس سی بر آئی رہی

کہان رستم و کیو افراسیاب — سخن سی رہی یادیہ نقش خواب

سخن کا صلا یار دیتی رہین — جواہر سدا مول لیتی رہین

سخن کا سدا گرم بازار ہی — سخن سنج اوسکا خریدار ہی

رہی جب تلک داستان سخن — الہی رہین قدردان سخن

خدیو فلک شاہ عالی گہر — زمین بوس ہو جسکی شمس و قمر

جہان ونسکی پرتو سی ہی کامیاب — وہ ہی آج اقلیم مین آفتاب

وسی مہر سی ہی منور یہ ماہ — جہان ہووی اور ہو جب مدار شاہ

فلک زین

فلک رتبہ نواب عالی جناب — کہ ہے آصف الدولہ جسکا خطاب

وہ مہر منور یہ ماہ منیر — دور اوسکا یہ انجم وزیر

وزیر جہاں حاکم عدل و داد — ہے آبادی ملک جسکی مراد

جہاں جسکی عدل سے آباد ہے — عزیزوں فقیروں کا دلشاد ہے

پھری ہاتھ کتنا ہو سا فعل مثت — زر و زینت عالم پری زیر دست

کتاں پر کری مہ اگر بد نظر — تو اوڑھالے ابر ہوا اور ادہر

کسیکا اگر ہفت میں زلف دل — تو لیہا یا کری شیخ وہ متصل

وہ انصاف سے جو کدر یا نہیں — کسو کو کوئی شخص مرتا نہیں

نہیں پالہ ملکری بین کچھ گفتگو — اگر اوسکا جیسا ہوئی تکو

گرا وارس حند کی کچھ کہی — تو پارای خنک کیتے پہری

پہٹا شیخ کی گرد گرانی جور — صبا کیسے تہا وی اوسکو زرور

نلی حد تلک شمع پروانگی — پتنگی لی رکو تہری کہیں

اگر ایسی اوس اور وہ آگ — تو فانوس میں شمع جہپتی پہری

اگر اختا اوسکی چمن تال تر — تو کل کرلی شمع کا کاٹ تر

اوسی عدل کی طرح جو یاد ہے — کسی یادی یہ خدا داد ہے

ستم اوسکی ہاتھوں سے رو یا کر — بد آفتہ نبرد ری سو یاری

کرو میں فراغت سے تو تی ہے — پری لیہریں خونی رزوی

وہ باعث امن خورد و کلاں — کہ نام سے اوسکی تنتی اماں

بیان سخاوت کروں گر رقم | تو رہبر کا عادلی ہوی قلم
نظر سیتی توجہ کی دیکھا جدہر | دیا مثل نرگس او سیتی سیم زر
سخاوت بہ او نا سیتی انکی گدا | کہ ایک نول دو سالہ ستانا سیتی
سوا اوسکی ہی اور یہہ دوستان | کہ سو حشر قرباں حاتم کے جان
ہوی کم جو کمتا رتبہ ربشکال | گرانی سیتی ہوفی الکی انکسال
غرمیو لکا دل تب تکلفی لکا | توکل ہی تو سن نا لو چلتی لکا
وزیر الممالک نے تدبیر کر | خدائی ونا ر آہ مین مال و زر
مجلی مجلی کیا حشم یہہ | کہ بار سیتی اس غلی کھولیں گرہ
یہہ تھا کہ خلقت سے ہیب نکھ | لگی لاکھہ ہا لکیدن سا مین وتے
یہہ تعریس بری ملک بیں جو نام | لتا یہہ لی اوسکی کیفو کا دہتم
یہہ بیٹے لواری و خان زر ری | یہہ ایکن سرداری و سروری
ہوی ذات پر اوس سخی کی تمام | لگا کہ اکی سخاوت کا نام
عدو نکو ہی یہان ملک لوٹنی | کہ ملیاک یہان ہو کیا ہی محی
یہہ کیا دخل آوارگی جو کدا | حلقتی کا لکی نہوی
قدح لینگی نرگس جو تونگری | تو خلقت سیتی جاوتی زمین میں پری
ہوا اوسکا سارا جو ارکرم | ابر ارسان سیتی تو ہوی عدم
ہر ایک کام ہمہ کا خیالی اوپر | علاقوں طبیعت ارسطو نزاد
جب ان وہ پیدا ہوا پیر | تب اب دیا تی یہہ مجہہ ال زر
لکھوں گر سخاوت کا اوسکی ال | قلم ہو سیر ا رستم داستان

القصہ

عجب ہی کہ وہ نا سنے اپنا خبر
کری حسن خلق اور اوسکا نمود
خلقی نسخ کر اوسکی رو مرصاف
اگر نیک نائی سے کوئی عدو
تو اوسے نئی کہاکی کری سر کچل
نہو لیتو تبہ وہ تیغ زن عجب
لگاوی اگر کوہ پر ایک وار
ہوی قسم اوسنی سے اکمل
اور اوسن کر ہر سے حلم و تحما
جہان تک کہ ہیں علم کسب و کمال
سخن دان سخن سنج شیرین زبان
سخن کے بہن بوسندہ نات
سلیقہ پر ایک فہمیش پر نہیں
بسی نثر اوسکا شائی دل
نہو وسکو لیتو نگر ہوای سنگار رہا
کہلی مند ہیں صبح امن خیمہ صد
زہر سن فل ایوان ناختہ
سخاوت کا ہمت کا یہ کام ہی
نہو با اگر اوسکا عزم شکار رہا

اجل کا تماچہ قسم اوسکی کہا
دل اپنی اوسی جا پر نہوی کبود
نظر آدمی دشمنکا پیدا مرصاف
ملا دیوی اوس سو تنسی موں کو
کہ سر کنگرا اوسکی ہو راجل
کہ اتش کی تند بد جو رہیں
کیدر جا ہوی یوں خسی تمیس بار
نکل آئی گر سہری و اکل
کہ ہی خلق کا جیسی دریاہا
ہر ایک فن میں ہی تری وہ جو سخن دان
وزیر جہان و جہاندار جہان
عوامض میں سیتی اوسکی الکا
لگائی ہی انکسات فراست ہیں
کساوت ولی اور جو سینی متصل
کہ امدلی صید وکہا لسکار بر
ہوتی دام اکی نسبہ دام الف باتی صد
نمک او حشمتا دو حسنہ ہا
درم ہا بہ ہیں ہی کہ باد ام ہی
ور بد و لی نسی بحاسہ سپر و دیار

شبر

لکار

نہ تھی جہاں ہیچ چور دو برگ
یہہ ہو جاتی سبہ کچہہ سبز گرگ

بنا ہی جہاں اوسکا نخچیر گاہ
رہی صید وہاں آکی باشام ولگاہ

رکہا صید پھری ترسند جبال
لیا پشت پر اپنی ماہی لی جال

پکرا ماد یمی ہین جی جان کر
گکرلی ہین نالو شری آنکہہ کر

یہ سمجہو لگلی ہی دریا مین کوس
جو سمتی سی اوجہتی ہین دریا پر ہوس

پرندو لگا یہہ دل تا اوسطرف ہی ہوا
پرندو کو رہتی ہی اوسکی ہوا

پلنگ و بکو ہی ہلک جیتا رہتی
نمرا و بدہا وہی ہماری رہی

کہری اوری ہوتی ہین سر چور چور
کہ جنہ کون وہ دیہاتی بندگی حضور

جو اوسکی سر کشی گیند آ چلی
کیہ ہانہی ہی ہو مست اند اچلی

جو کچہہ دل مین کند پکی اوسی خیال
تو پہانی اوس آکی سیر اپنی اِک

اطاعت کی حلقہ تسبی ہیاکی جو دل
ملک اوسکی آنکہو سی ہو وہی اہل

سو وہ اطاعت کی آئینہ ہی
یہہ سبی محبت کی یہہ مست ہے

اوسکی لی کو کہ ہین یہہ پہار
قدم اپنا رکہتی ہین سبہہ کا زکار

نسما ہی مسرف سوار کمی ہتوان
سر افراز جا کی نماز کی ہوان

چلن جب یہہ کچہہ ہووی جو لگی
تو پہر حق بجانب ہی اف نکی

کسی ہو یہہ منصب کی اوسکی ہنر
ولی کیا کری جو ہو وہ دسترس

فلک بار کاہا فلک در کہا
جہان ہین جو خدمت سی سیری ہی

رکہا مجہہ کو محروم القدیر ہی
نہ کچہہ عقل نی اور نہ تدبیر ہی

۱۱۰

پر اب عقل لی میری کہوٹے کوں بس
دیا ہی مدد سی تیری مجہکو ہوس

سو ہاں ایک کہانی کر آئی
در فکر سی کوندہ زبان کی

لی آیا ہوں خدمت میں ہر بار
بہر امید ہی بہتر لی ہو سر افراز

یہہ اب ان پر اوسکا احسان ہے
کہ لی خوف انسانکی حال ہے

میرا عذر تقصیر ہوی قبول
بحق علی و بال رسول

رہی جاہ حشمت تیرا یہہ مدام
بحق محمد علیہ السلام

رہی شاد و دریا دل خیر خواہ
ہر ین اس کہرائی سی شہنشاہ

اب آئی کہانی ہی یہ داستان
زرا سنیی دل دیکی اوسکا بیان

بیت

کسی شہر تہا کوئی بادشاہ
کہ تہا وہ شہنشاہ عالم پناہ

بہت حشمت و جاہ و مال منال
بہت فوج سی اپنی فرخندہ حال

لگی بادشاہ وسکو تہی باج
ختا اور ختن سی و لیتی خراج

کوئی دیکہتا اگی جب اوسکی فوج
تو کہتا کہ ہی بحر ستی کا موج

طویلہ کی اوسکی جو اوناتہی جرگ
او نہیں لعل بند نمن تہا

جہاں تک لی ترکش نہی اطراف
وہ درس سبقکی رہتی بہی بدلون

رعیت نہی آسودہ لی خطر
ہر نظم مطلعکا یہ تحریر لکا

عجب شہر تہا وسکا سواد
جو قدرت خدائی کی آئی

لگی تہی وہاں رنگا رنگ درخت
ہر ایک کوچہ اوس شہر کا تہا بہشت

زمین شہر شراب عالم تمام
نظر کوں تراوت وہاں صبح و شام

خلقت

ہیں

کہیں چاہ منبع کہیں نہر آب
کروں وصف کسکی و شنعت کا کتاب تمام
ہنر مند وہاں اہل خلقت تمام
بہہ دل حب یاران تھا جوں کا
جہاں تک کہ رستی تھی یار آر لے
وہ نحبہ وو کابلوکی دیوار در
صفائی پر جسکی گہر کی سلگی
کہوں قلعہ کا دہائکی کیا کیا نگہ
وہ دولت سرا خانہ معمور تھا
ہمیشہ جو اسی رات دن سیر باغ
نہاریت اسیمی کوئی بھی تنگ
غمی مو وہاں جو کہ آیا تباہ
نہ دیکھا کسی کو تھی وہاں فقیر
کہاں تک کہوں آو سکا جاہ چشم
سدا باہ رو ہان انسی صحف اونیہ
ہزاروں پری ہیکر اوسکی غلام
کسی طرف سی وہ رکھتا نہ غم
اسی بادشاہی تھا دلیہ داغ
دلوں کا عجب اوسکی نہ سر تھا

ہر اک جا پر آب لطافت کا باب
کہ جوں صفحۂ ان لو دل لطف جہان
ہر اک نوع کی تہا زد و ہام
کہ تھی وہاں بس دس دل لگا
کہیں توں کہ تختہ گلدار کی
سفیدی پر جسکی تھی لطیر
اوسی دیکھ کر اسلک مرمر کی
کئی دست بلندی کو دیکھ اوسکی کوہ
سدا عیش و عشرت ستی معمور تھا
نہ دیکھا کسی دل پر حسرا لالہ داغ
سدا عیش و عشرت زال رنگ
عجب شہر تھا عجب بادشاہ
ہوئی تھی اوسکی دولت سی کیہر الام
محل و مکان اوسکا رشک ارم
سدا جام ہو اسی رعشت و سستی
کمر بستہ خدمت میں حاضر مدام
مگر ایک اولاد کا تھا الم
نہ رکھتا ان اپنی گہر کا چراغ
کہ و کس و سنی سہ ابد سر تھا

ازاں

وزیر کو اکبر وروسنی بلد — جو کچھ دل کا احوال سنا سبہ کہا
جو کہا کروں کا یہہ مال و منال — فقیری کا دل پر ہی مری خیال
فراغت ہوں لوگوں کیا علاج — تو مرا ہوا وارث تخت تاج
خدا کی مرگی سبہ عمر — ہو وار ثری ہوا سر بسر ۴۴
وزیر کہ عہدی حوالہ — حوالہ مکو رنگ انی رفت ۴۴
بہت ملک پر جان کہو ما کیا — بہت فکر دنیا میں سونا کیا
نہ نبی بی عمری دنیا میں — کہ ار فکر دنیا رذیں عاقلی
وزیر ونی کی عرض کا ای ایاب — ہو وی کہی تجھکو نہہ اضطراب
فقیری جو تجھی تو دنیا کی ساتہہ — نہیں جوت جانا وو دفتر خالی ہاتہہ
کرو سلطنت لیکن اعمال نیک — کہ وہ دو تو تہا میں رہی حال نیک
جو عاقل ہوا اس سو جمیں نیک رہو — کہ اب نہووی خوف سبہ کچھ کہو
تو کار رہیں بالکو ست جی — کہ ہر آسمان تیسر پرواجی
یہہ دنیا ہی جو مزرعہ آخرت — فقیر میں ضایع کرو اسکو مت
بچا وتسی اس کشت کو آب دو — کہ وہاں جا کی حرمن بنا رہو
رکہو یاد عدل سخاوت کی بات — کہ اس فصل میں ہی بہار حیات
مگر ہاں یہہ اولاد ہی جو تم ۴۴ — سو وسکا ترود کرنی ہی ہم
تحقیق کیا کہ ہووی تمہاری خلف — کرو نم نہ یہ اوقات اپنی تلف
عدد وکہی ناکس کی کھسکو ۴۴ — کہ فرا میں آیا ہی للہ لعدلو

بلاتی ہیں ہم اہل نجم کو / تصویر کو انہیں ذرا دیکھیہ لو

نجومی اور رمال اور برہمن ہاں / عرض یا و نہا جلوا ہیں ان کا فن

بولا گر وہیں شہ کی پی کیتی / تو ہیں رو برو سہ لی دن سبہ کی

پڑا جب نظر ان سے تخت و تاج / دعا دی کہ ہوں شہ لی پیدا تخت

کہا فاعلن سے شہر اسلام / کہا سنتی ہیں یہ سبھی زنہار

لگا نور را انہی اتنی کتاب / مرا ہی سوال اسکا دوم جواب

تصویریں دیکھو تو مری کہیں / کہ نہیں سبھی ہی اولاد ہی یا نہیں

یہ سنکر رمال سا ... شکر / لگی لکھنے رانجہ لی فنا سن

زہری لکھی اکی لی درجہ ہے یہ / لکھا دستان اولاد کا وہی

جو ہیکی تو شکلیں کئی ہیں بل / کئی شکل سے دل کہا دل کا کہہ

جمع عت ملین رمال لی ... / کہ ہی گھر ہیں اولاد دیکھہ خوشی

یہ ہس ہمیں سبھی العالم و تکلی سبقی / بہت سی تکرار کی ... ی

کتاب انہی دیکھی ایر لکے / تو انک انک سبہ فرد جو سہی

ہی انتساب پر اجماع تمام / کہ طالع میں فرزند ہی سری

ران روح کے شکل یان فرح / بتا رہی وصل کا نون فتح

نجومی ہی کہی لکی در جواب / کہ ہمنی تہی دیکھی انہی کتاب

نجوب کے دون سعد کی ہی الکل / علم عمل اسا سبہ فرجیکا زحل

لما روز

خواصو لفا اندر ٹندو لفا ہجوم
محل کے وہ چہلیں وہ الیس کی دہوم
نگہران منہ رو ہر طرف دیکہ
جہیلے کوٹے ہاور کوئے رہ رابلب
کوئی کسلے اور کوئی ہی کلبلے
کوئی مہ رشن اور کوئی ماہتاب
کوئی سلونے اور کس ہو اسکے
کوئی دل لگن اور کس [illegible]
لکو بلکی کوئی اور کوئی سیام رو
کوئی خبب لکن اور کوئی کام اندہ
ایدہر ادہر اودہر انسان جہانان
ہیرے اپنے جوبن کو دکہلا [illegible]
لطف اپنے [illegible]
رنیں رات [illegible]
کنار کے جہرن لٹکیں ہوے
وہا ہو لے [illegible] جہلکا ہوے
وہا لے جہلنے ہوے کا محمل
ہیر کہا و [illegible] کا [illegible]
[illegible]
[illegible]
بس [illegible] دل [illegible] ڈالتا
[illegible]

دو بتہ کو کر ہا کہیں [illegible]
کر رد میں ہو جاے دل لوٹ لوٹ
کوئی تن میں سنگیت کے شعلہ زد
بزم جوگ لیجیے کے دیر ملود
کوئی دیکھے گیت میں ہاتو بیٹہے
کرے عاشقوں کے دلوں کو ملیے
کوئی دائرہ میں [illegible]
کوئی دہمد میں [illegible]
کوئی اپنے ہی سوارے [illegible]
لڑے اور سہیلی کو کارے [illegible]
اور اسین کو تجہ بنے [illegible]
ہم [illegible] کوئی پہر بہر جیسے
کوئی حوض میں جا کے غوطہ لگائے
کوئی تہر رہیے پانو
کوئی اپنے [illegible] کے [illegible]
کوئی اپنے [illegible] بر رہیں نظر
کسیکو [illegible] دہول [illegible] کوئی
کوئی جان کی اپنے وارے [illegible]
[illegible]
[illegible]
کوئی ارے اپنے [illegible]
[illegible]

سکّہ میں جو دیکھو تو ہے زر درہم
مبارک ہر درت کہ یہ وہم وہام
ہوا ان حکمائے دو بالا دستان
ایک باغ میں تہا بہ باغ روان
غرض لوگ سب بر جو اسکی نگاہ کیے
سو سبد و اسطے اوسکے آرام کے
بلاد دو و انس با رغبت کے ساتھہ
بدر آدہ یا در کرا خفت کے ساتھہ
ہوے اوسکے ملت کے بنا دیتے عیان
ہوا امر ادب سے زبان کا سماں
اتالیق ہین معلم ادب
ہر ایک فن میں استاد تیے عرب
کیا قاعدہ سینی شروع کلام
پہر اب لگے علم اوسکو تمام
دیا تہا لبس خفیہ و بین زر
کیئے برس میں علم سینہ بہر طور کا
ہمی لیجو منطق [illegible] ن اور ادب
بہرے اوسنے منقول معقول سب
خبردار حکمت کے مضمون سینی
عرض سبب بہر اوسنے تا اول سینی
لگا بہت [illegible] ہندسہ تا نحو
زمین آسمان میں ہر ایک اوسکے علم

سکندر لکھا اور اتالیق جب
اتالیق حیران رہے دیکہ سب
کیا خط گلزار سینی چراغ
ہو اصحفہ قطعہ گلزار باغ
کو نکتے جو درجے ہوائے نظر
لیے اونچ چلہ میں سبز چمن کے بہتر
صفحے میں سطر ریحان کیا
کیا حروف نو دیے طوفان کیا
زوال علم اوسکا جو کیا ان تک عیان
کرے خوب منحنی قدر بیان
دیا جو ہیں ہے ہاتھ لگے بر بین
کیا اپنے قبضہ سب اوسکے حسن
ہوئے دست یار دو میں سر باتیان
اور اوسکے ہیں تہ کے کہا گیا ان
رکھا ہوگئی پر جو لکھیے [illegible] حال
لیے قید سب اوسنے ہی تو ہمشی [illegible]
کیئے فن میں سیکھا ہر کسب والفلک
کر حیران ہوئے دیکہ اہل فرنگ
طبیعت کیئے ایک جو تصویر
رکہے رنگ اوسکے [illegible]
ہوا اوس طرح [illegible]
ہر دست کے اوراق [illegible]

لیکہ علم او زبان حروف عطارد کی [illegible] لگے اوسکے رکبی ہوا جب وہ خط و شیرین رقم لیا ہاتہ جب خامہ [illegible] عروس الخطوط [illegible]
[illegible] حرف ہوا استاد [illegible] میں وہ خوشنویس ہوا گر لکہے اللہ سے قلم للہ نسخ و ریحان و خط و غبار خفی اور جلی مثل خط نسخ

[illegible]
[illegible]

کہ ڈنکے جہان میں اعتبار
جہان چرخ مین ہے خزان و بہار
بڑے باغ گرد باردین سالیلے
کہیلے کلیجہ ہوئے چنچل لیکے
تہانہ لیے ہو نصیبون سنلم
نہ ہو صبح جاخر سبیے جام مدام
سوارے لطف سین تیار ہے
مہیا کرین جو کہ درکار ہے
کرو سنہرو ملا ابدہ سند
سوارے کا ہم جس بس قد
رعب سبے خوشی ہو صغیر و کبیر
کہ لطف کا محل شہر بین بے نظیر
ہبر قرما محل لئے باد شاہ
نصیبون نے سنی جبکے ابنا یہ راہ
امیروں نے پیا مین جام شراب
کیا سجدہ و شکر مین آفتاب
خوشی سین لگے جلد جو شب گذر
ہوئے بیٹھنے سین نمایاں سحر
عجب شب ہے ... سحر ... سفید
عجب رعد تہا محل رعد آسبد
کیا تزدہ صبح لے ... ہے
... سحر ... لکہا

نہانے مین نہین ہے بدن کے چمک
برستی ہین بجلی کے جب ہے دمک
نہین ہر جو ہلے بڑا اسر نیر
نظر آگئی جب گلبرگ تر
لگا ہونے ظاہر جو اعجاز حسن
تہلکنے لگا اسکی ہے انداز حسن
ہوا قطرہ آب نہیون چشم ...
لگی لو ہری جب ... لیے آرس
گیا غوص مین جب ... اثر
برآب مین عکس ماہ منیر
وہ گورا بدن اور بال اوسکے
کہین ... ساون کے ...
نہانے کا تہا بالون کے عالم عجب
ندیکیے کوئے ... اسکی ...
کہون اوسکے ... کا کیا تجہے بات
کہ جہین ہکتے جای صحبت ...
زمین پر تہا دو ...
ہوا جب وہ ...
... سنگ ...
کیا خامیون نے جو ایک بار
...
کیا گنج ...
عجب عالم اوس ...
انزل ... کا جبین ...

نہاوہو کے نکلا وہ گل اسطرح
کہ بدلی سیں نکلے ہے مہ جسطرح

غرض شاہزادے کو نہلا دھلا
دیا خلعت فاخرانہ بیٹھا

جواہر سراسر پہنایا اوسے
جواہر کا دریا بنایا اوسے

اوٹھی نتھکی اور کلغی نور تن
عدو ایک سے ایک زیب بدن

مرصع کا سہرا جیون موج آب
منور تھا گل رخ آفتاب

وہ موتی کے بالے الصد آفرین
کہیں جسکو انجم جبین جبین

جواہر کا تن پر عجب تھا ظہور
کہ اک ایک شہرہ اوسکا تھا کوہ طور

غرض اسطرح ہو کے آراستہ
خرامان ہوا اسپ پر خواستہ

نکل کر سیں جب شاہزادہ سوار
کئے جو انی گوہر ادسپر نثار

زمین تھے سواروں کے اسکے ہجوم
بجا جب کے ڈنکا پڑی سیسمن دہوم

برابر کھڑے تھے بہت سے سوار
ہزاروں میں تھے ہاتھیوں پر سوار

سو تھر پہ وزیر تھے وہ نامدار
سنہرے روپہلے ہیں طرح دار بان

و سہنا بہوں کے صدا خوش نوا
سنہا نے وہ نوبت و دو دمے جدا

وہ اہستہ ہو جا دن پر لقارہ جیسے
قدم با قدم با لباس زر سے

بجا نے ہوئے شادیانے تمام
چلے آگے آگے ہوئے شادکام

سوار اور پیادہ صنوبر دیکھ
چلو میں تماشے ایرو فضیر

وہ منزل کہ جسمیں نہیں ہے انسان
سو شاہزادے کو گذرا نشان

ہوئے حکم سب بیچ جو سوار
چلے سب ترتیب سیں باندھے قطار

پنہچے اندر سبھی سبھی خاص و عام
لباس زر میں ملبس تمام

طرف کے طرق اور سلیے پر ہے
لیکے اہدیر اور کنجے دیکھیے زرہے

مرصع کے سارے وہاں پیل
کہ جو رہے میں روح افزوج سے جو دو جسہ

وہ شیشے کے اور ہیکل اونٹ
جہ ملکتے وہ مفرش کہ سایہ بان

چلے بابہ بخت کر گز ہرے
بدستور شاہانہ لیکر جرب

تماشا ہوں یہ جد ہے نہیں ہجوم
کہ ہر طرف سے ایک عالم کی دھوم
لگا تھا وہ سب شہر کے چند تلک
وہ دکان لیے تھے بادلہ کی جھلک
سنہری سب تھی [illegible] دیوار و در
تماشے وہ تھا شہر سب کا [illegible]
کہا تھا [illegible] شہر اندر سند
[illegible] کا لطف وہاں جا بجا جند
رجب کی کثرت ہجوم و شتاب
گدا [illegible] لگ [illegible] رکابدار
ہوئے جمع تھے [illegible] لیے سینہ [illegible]
ہر اک سطح تھے جیوں زمیں چمن
یہ خالق کی کس قدرت کا [illegible]
تماشے کو نکلے زن حاملہ
لگا [illegible] ضعیف و نحیف
تماشے کو نکلے وضیع شریف
وحوش و [illegible] تلک [illegible]
برے اسبابی [illegible] سے اپنے نکل
نہ بھی جو [illegible] قید [illegible]
[illegible] نہ [illegible] رہا
[illegible]
[illegible]

او سے کثرت فوج میں ہر سوار
ہوا [illegible] کے طرف وہ شہر یار
ہوا سب کی [illegible] فوج اندر
[illegible] میں [illegible]
جہاں تک ہے خانہ [illegible] کے محل
خوش [illegible] وہ [illegible] نکل
قدم [illegible] باہر نکال
[illegible]
[illegible]
کیا [illegible] بلند [illegible] نثار
محل میں کیا [illegible] وہ سرور داں
[illegible] آسماں
فضا [illegible] چار وہ
[illegible] طرف [illegible]
نظارہ [illegible]
عجب عالم نور کا تھا ظہور
عجب لطف تھا شہر شہاب کا
[illegible] دریا تھا سیماب کا
ہوئے [illegible] دل [illegible]
[illegible] بہار

[illegible]

لب بام پر جب یہ ہووے صنم
کریں شور ہم لوگ سب دم بدم

تمہارا امیر ا لجمل بالا رہے
یہ اوسکر کا قایم اوجالا رہے

کہا تب خواصون نے جھٹ اسپید
یہی ہے کہ ہم سب رہیں رو سفید

پہر ان حکم لے وہانسے پہر شاہ کا
بچھونا دیا جا کہ یاں ماہ کا

خوشی زادہ دل تہا اوسکے حال کا
غلط وہم تہا جی میں تہا حال کا

سخن مولوی کا یہ سچ ہے قدیم
کہ لاگی قضا کچہ ہوا حق حکیم

وہ دیرے اوسپے تکیہ کیے نرم نرم
کہ مخمل کی جس کے دیکہے سے شرم

کہان تک کہون اوسکے خوبی کو میں
جو دیکہے تکیہ تکو آرام کے

کیے تکیے اوسکے منقش بنے
کہ جن کو تبسم سے چہرے لگے

سراسر اونچی زری باف کے
کہ تھے رنگ اوپر صاف کے

زمیں سبز میں تہا جو ہو رہا
بچھی پر لگی ہے لسی ہو رہا

وہ کل تکیہ اوسکے عجب رنگ ماہ
کہ ہو دم تیغ اونکی خوشی میں راہ

سنہرا میں چہلے ہوئے ماہ ماہ
جہاں سے ہوئے جو خوشی اوسکا

لیکن لگا سب نگہ کو چاند
نپٹ خوشی دو دن لگے ایک جوت

کہ جیسے ہو دو خوشی ایک رات
یہ ہووا جو اوسی اوسکی نظر

دلی پاسبانی اوسکر ماہ منہ
ہوا اوسکے ہونے پہ سارا ...

ہوئی لاکہ حسینے اور گلبدن
وہ بخت آپ لایق ہوا سیکھن اوتار
وہ دیشہ کو اوسکی عین کے ہوبہو ستی اتار
دبے خال حسن کی لال اپنے الگ
اگرچہ ہوئی تھی زیادہ ہوس
ولیکن چھپانے لگیا اوسکی لبس
ملے عشق سے پہر سوچنے ترنگ
کہ لیجیے ایک لکا آنت ملنگ
محبت کے سن رہے جو دلمیں ہوا
دہاں اور رہے کے وہ دریا
ہوا آخر زمین سے شعلہ بلند
ہوا اپنی قسمت کا چوکا جو خند
چلے رشک سے اوسکے شمع و چراغ
کہ اسکی ہاتھا ہو بجا فلک پر دماغ
غرض بیکے تھے انکے ان بیچ
اوتنا زور وہ وسکے پریشان بیچ
برقعہ پہنا بیچ رہے کے انتظار
شتاب لیے تھی قیاد کے نزد
کہ یہ حال سن کے چھپاول کہاں
لیے جو ستی ہے ولی احدیس نمود
زمانہ کی ہے حسین لب بلند
بہان کاری قضا میں جیو رایہاں
خدا سے سنو اخم زود کا بیان

کہیں سر پر رکہہ ہاتھ رو چلے گی
کہیں بیٹھے ماتم کی تصویر ہو
کہیں رکہہ کے زیر زنخدان ہاتھ
رہے نرگس اسکا حیرت کے ساتھ
رہے انگلیاں کو لیے دانتوں میں داب
کبھی کہا کرے ہو ابر خراب
کہیں لیے دیے کہیں سنبل کے بال
طمانچوں سے جسمی کل کیے سرخ گال
نہ من آئے اوسکو کبھو اوسکے سوا
کریکے پہر احوال اب نہ جائے
سنئے سنہ لے القصہ جب یہ خبر
کر آخر کے لیکے ہاتھ اے انسبر
کلی بکر ان کی لبس رہ گئے
کلی کے طرح سے یکسر رہ گئے
ہوا الم وہ ایک ترپ پہر جو دیم
گیا جا دہاں نے محل میں بہجوم
کیا شہر کے وہاں کا مجے حب تبا
کہ زر و جہان مرا لطف کیا
گئی لیکے اسکو لب بام پر
دیکھا یا گویا تہا بہان نسیم پر
ہیے تہے کہ زرد جہان سے گیا
کہا ہے بیٹھے کی بہا لسن گیا

عجب طرح دیکھے سب تہے بیتاب جو وہ
قیامت کا دن تھا نہ تہی رات وہ

سحر نے کیا جب گریبان چاک
ادہر لگے ملنے سبہی ہو نہر لے خاک

کمر باندہ رونے لگے جو ازسر کیے
تو بس رو لیے رو لیے گر پڑے رہ لیے

منہ پر جو کیہ زنگ تہی جا رہی تہے
غرض رو لیے رو لیے گر پڑے پہر تہے

اودہر ہر طرف شہر میں شور و غل
دو غا ہوا اس چمن سے وہ گل

غم و درد سے دل جو سبہی کا بہرا
ہوا باغ ہو سارا و ماتم سرا

کیا سب وو سرو اس باغ نے
نظر بہول آنے لگے داغ نے

اکثر باکسے اس دستہ اپنا بہول
ادہر رانے لگے قمریان سر نہ بہول

صدا آتی جو کہ ترے ادہر لیو کے
تو کوئی آدہ تکا خلک نہیت کے

یہی دہند ادہر زرد سا برنہال
ہمہ رنگ کے یار ان ہمسے پایمال

نہ آب بلبل کا جہاں ہنسے
کلون کا خلک فلک سب بیدہ

گرے غم سے ہی انگو ریہو کس ہی
گرے سارے سا یہ سبہی کو کس ہی

دیہیر پر جو پرتی تہے جا بجا
ہوا انکو تلی بہر رہ گئے وہ سونا

اوجہلنے تب شوا وہ اکیلے ومان
کیا سبز لگل اونکا تاب ولجان

ہوا حال خشبو نکا بہانی تک تباہ
گیا رخصت بانے ہیں اپنا تباہ

کہاں وہ کہیں تہے اور لکدر البار
گوٹے دہلیں رو سب گرے دال دہار

نہ اجلو لکا عالم نہ وہ قرہ قرے
نہ وہ آت جوئے نہ سبزے ہرے

جہان رقص کرتے تہے طاوس کلک باغ
لگے ڈونے اجل منڈ ببر دالے زاغ

سہانے وہ جہاں جو دل حبیب تہے
تو کیا ہو کہ اب دل لگے نہیں

کہلو تلے طرح گل رہتے تہی جو وداع
کوعہ سبہ خزان تہے ہمی ہر ایک زمین

خزان کا علم جل بلند ہوا تر تر
جگر برگ گل کے طرح تر بتر ہوا

نہ غنچہ نہ گل نہ گلستان رہا
فقط دل میں اک خار ہجران رہا

بیت شمع سبب شمع بیت

بہ لکہ سن لکہ بن گئی دی بر در
بہان اوجہت تک بچا لیے کہ دلوار در
کرتی یہ رہ گئے ہوش کہو گئے ہو گئے
نظر جو پڑے وہ انسون روتے ہوئے
گئے اہل مجلس کا جو دل نکل
کہ جیسن شمع اشک آنکہ سے لکل نکل
ہو گئے بین پر الکسیان الحال دوان
کہ انہون نے اوسکے ہوا دل روان
روان لہو دوان کر دیا خانکو
مروا یا پرانک جنن ان کو
ہوا حال لہو جو کچہ اوسکا تباہ
وہ عاشق جو تہا اوسکا فیروز شاہ
کہیے سا ہمنے آ اترا نظر
کبہی جہانکتا ایکے ابر و در
سنبہلے کبہی آوت ہو کے وہ
کہڑا دیکہتا اوسکی رہ رہ کے وہ
کبہی آکے اندر سے چہپ چہپ کے دل
چہپے اوسکے آگے نہ تہے بلد
وہ کوئی نہ کہتا نشست وہ بیٹہ
کسی اولکی سے ہو بلکہ لبتا اوس

بسم اللہ پر لو یکے ما بہتے
تمہاری نیا جو کچہ اب لے
اسطرح بر سبب گرم کیجیے
بیرے بزم امل کے ارم کیجیے
مقدم ہمارا رکہا نا کرو
ہمین اپنا مشتاق جانا کرو
ہمہ کہر بار ہے اب تک ہے تمام
ہوئی آج سے ہم تمہارے غلام
الطاف کچہ موقوف کر دیجیے
جو کچہ ہم کو مد کار ہو لیجیے
کہا اوسنے مطلب نہیں کچہ ہمیں
تمہارا مبارک رہے کہر تمہیں
کہان ہم کہان تم کہا یہہ بتا
مدد پر بات سبہ والی پالی گی
اوسنے والی سے یہ کہ جو کچہ اندر
دہا تہا جہان اوسکے رہنے کو گہر
نکلے روتے اوسمین سب دردوہ
سمجہ کر منہ کچہ کہہ دل افسردہ
کہا جسنے اپنی کہ سنتا جب
نہ لیا اوسکی جسے لیے کہیے
یہ سنکہ تا کہ دکا رہے جہان
دیا اوسنے ارکا راجہ ساز وجہان

[illegible]

اور سینہ سے لگے گود بہزار اور سب
نیکی کے باندھ گزرتا اور سے
دو جوگی تھے بہتو طرح کر ادا
ہر ایک آن میں اوسکو سے سیا
دیکھے جو باقی بہر حسن طلب
جو عاشق زار تھا وہ کرے عجب
کہا اوسنے بردہ میں جب کیجیے صواب
دیوانا کیا اوسکو باتوں میں ڈال
کیسے جوش کیا اور کیا کیا دل
کیسے معذہ پینے لگے اوسکے پاس
کیسے نشیلے نظروں سے مائل کیے
کیسے بیٹھے باتوں کے مائل کیے
کیسے ٹھنڈے پانوں سے مارا اوسے
کیسے سینے دلسے لگایا اوسے
کیسے ہنسکے دیکھا زار خوش کیا
کیسے کو کے عیش با خوش کیا
کیسے مونہ چھپانا دکھانا کیسے
کیسے مار ڈالا جلدانا کیسے
کیونہیں کیسے دلکو لگا دیا
کیسے ... باتوں کے جھکا دیا
جو دیکھا جیسے دنیا میں یہ گرد
اسطرح کر بیٹھے تو دو جود

جو کہتا ہے اوسے تو کیا حال دل
کر اب تنگ ہے اپنا احوال دل
سنبھلتا ہے عالم تلی اپنی بنبش
نہیں کوئی دشمن جفا خم نقل
ملا کر تو اب دست اوسکی ہو
برارہ لیے ننگ ناموس ہو
بہ کسی جیکا پیغام مہجور ہو
کیا اپنے نزدیک دور ہو
ملا ہے اگر جان رہنے نہیں
کہ اب ملنے کیسے جانی رہتے نہیں
غرض اسکدن بات یہ ٹہرا کر
لگا کھانے ٹکڑے دینے وہ ان ...
نہ انہا وسکے ٹکڑے کیے ابر صفر
اکیلے پڑے وسکی جوگن نظر
اکیلے اوسے دیکھ ہی ہزار
گرا پانی تیر اوسکے لیے اختیار
گرا اسطرح سے قدم پر جو وہ
لگے لگ ... اوسکے وہ
کہ ... کیا یہ خلاف قیاس
... اون ... سرہونا ... ڈال

٢٣

تمہارے سینے نے تو مارا مجھے
برا پھنس ہوں اب کیا رہا آرام مجھے
ستایا ہے کو ستائے ہو کب
جلے دل کو ناحق جلائے ہو کیا
ہو کیا تم نہ واقف مرے حال سے
فدا ہوں لی جان اور دل کیے
تو اپنا سا مجھکو سمجھے رہو
بھلا مجکو اب یہاں لوئے کیا ہو
کہا او سنے لیجہ کہ اتنا کو ال
کر تجل کیجیے کر ایسا کوئی یا د ال
کہا سب نے زر لو لیے دل نے مجھے
کیا ننگ کر ہی راز دل کا بیان
بھلا سحر میں تنگ یہ کیل کلی
مغلد میں ہیں آتینے مجھے ز تبدل
لگلے ہنسے لگے اپنے انکو رسیں
جو کہا یہ کہا اپنے سنیں غم نہیں
مطالب اگر سن ابھی لاؤ بے لول
تو سننا بدلا اپنے پیرا و ملن
کہا او سنے بر جلد فرمایئے
جو کچھ اب سنی ہو کہا لائیے

[illegible]

کہاں تک کہوں اوکا قصہ یہ سود
نہ تھا آدمی ایک تھا شمع لحد
کہا او سپر جو سنا زلیب کا سل
ہوئے ایک دو دلال دو آنکھیں مل
دیے عاشق او سپر کیے نیں پرے
محبت میں او سکے تپے تیے پرے
بیاں او سکے اپنے سنے پر
خدا جیلے او سکو لے بہاکدر
دیا تہہ میں او سکو ڈالا کہیں
کر دت سنی او سکے خبر کچھ نہیں
ہوئیں تہہ میں و سکے جولدی کرے
یہاں تک جو نکلی مرد و گئی ہوئے
ز ر لو آسمنی ہم ایک کر
ملکے تم ز ر کہہ ح اکا کرد
کر سنا یہ بد سنی تمہارے ملے
تم بہرا ز رو سنہ کیے سنا ر نلے
تو پہلی آ باد ہم جیکو ز ر لم کی
تو ما را لیے اکام میں کام کی
کہا تب ز ر لگے لیے ہاتہ لا در
انکو نہا دکہا یا کہ اوترا لکا

کہا خیر یہ کچھ نہیں مہر جنس لیکے [illegible] رہی نہیں
پھر کسی قوم کو اور سپاہی لیے لاد نقید سب کو سنا کر کہا
کہ جاؤ اور ڈھونڈو اور [illegible] کہ اگر کہیں سنا ملے قید اور [illegible]
جو قوم نہیں ملی لاد دی کے [illegible] جواہر کے اور انکے لگا دو لگا دیا
پھر کسی اپنے سردار کا یہ کلام بجنسہ نہیں بر لیے لگے صبح و شام
ہوا ہاتھ لکھاں ایک دن اسکا گذر جہاں قید میں تہا وہ شہزادہ جلد
جو دیکھا تہا اس کو [illegible] سینے [illegible] اسکو صدا اجادہ سنیں
[illegible] سنا ہے یہاں نہ راغ کہ اب یہاں لوٹ کلید ار [illegible]
[illegible] جو [illegible] جا بجا انکا جیب لیکے پہر صدا
کہا ہاں یہ [illegible] قید ہے یہاں کہ [illegible] تر [illegible] کوئی [illegible]
وہ بخشی کہ اور [illegible] اندر [illegible] دولت [illegible]
کہا جاکے خبر [illegible] سلام سنا یا جو کچھ سنا یا تہا
کہا میرا [illegible] اب لا دیجے جو [illegible] کہا [illegible]
جو کچھ تہا [illegible] جواہر لیکے اسکی جیب پر لگا
لکھا خط پر [illegible] اس طرح کہ [illegible] اس طرح
جو [illegible] [illegible] [illegible] السلام
ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جیسا
[illegible] [illegible] حال جو کیا حال ہے [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] جانکو
عزیز [illegible] [illegible] اس [illegible] کیا [illegible] پاس
[illegible] [illegible] سینں [illegible] [illegible]
ہمارا [illegible] خوف و خطر لگے رکھیے [illegible]

~~کہ سنا یہ مدد سینں تمہارے~~
~~کہ برابر [illegible] کیے سنا ملے~~
~~ملی اتا [illegible] کی~~
[illegible] کہ ہم کہاں ملی
[illegible] سینں [illegible] ہو گئی
[illegible] اسکی یہی یہاں سینں کو دیے
اگر اب یہیں لڑکوں ہی اسلئے کیے
[illegible] احسان مجہ پر کرو
[illegible] اگر ہو سنا مجہی جر جا نکی
[illegible] کے لیے نہ دیجیے جو
کہ [illegible] نہ آئیو پر [illegible] اندر
[illegible] جواب [illegible] فرد
جلد [illegible] جب جہاں [illegible]
[illegible] رجب وہ [illegible]
[illegible] [illegible] رفیق
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] کس طرح [illegible] سینں [illegible]
[illegible] اسکے [illegible]
[illegible] الحمد للہ [illegible] اپنے [illegible]
[illegible] [illegible]
دو [illegible] کے [illegible] کیا

دو باہ ول سیاہ کر کا جو ادسی چاہ سے

تو ان نور چہرہ کا سنبت چاہ ہے

اندر ہے سینہ اچھا کس چاہ اگر ہیں

نظر جیوں پڑا جب کالے کا متن

وو ڈالے او سینے پڑا جو وہی ن

تہا اکسی پر برا سیلے سید کو وہی

لگا تو امانت دیے اکس شرط

کہ لینے یو بو شک ہے کسی شرط

ہمیں خیط ادیکے ہے آب جر ور

سیکھیے ون ہے اپنے تیلے کا جبر

تا رنگ پر امید ون لے الظہر یار چاہ

فتح جیہ لے یلد ست خیب با ہمہ

دیے ہمیں تکلیف ہے کہ ف عہد

دن لیے خرال کیے اور اب بہار آج

ہے نعل تو لیے دیکھیں لالہ زار دن

کلا نے جھلکے یلد دیے مجھے

تسماہ نے تیارہ شادیے مجھے

کہ روہ ماہ مطلق تو سے ہیں نکل

پھر آپنے منزل لے بیوں پر محل

کوئے دیو تہا وہاں سکندر تلو

کوئے میں اتر کر جسب ملا

کہا جل کہانی ہین شہزادی مجھے | ذرا اوسکے صورت دکہا تی مجھے
کنارہ پہ چلیے ذرہ تم رہی | کہ شہزادی ہے بدسے ہیں غم زدی
پہر اٹہکر اور لیے ہاتہ مین ورکا ہاتہ | دیا ہاتہ جو لیکے ... ساتہ
کیا آپ اوسی تخت پر بیٹہ آکر | دکہا ... لکہا کر تو غصہ
اجسی ڈونڈتے تہے تو وہ یہ یہی | کہا ہائے ہائے ری ... ہی ... ہائی
ہیم لہر اور اوسی تخت لیے پاس جا | کہا آئی پر ... خ ... زرا
تو اوس بات پر مہر سے صدقہ ہوئی | پر اوسنے ... کی آہ رو ...
لہر اوس تخت کے گرد ... پہرونی | بلاتے ہین دلی ہوئی اوسکے لیے
کہا اوسی نے تب اپنے جہر نے دکہا | ارے ... دلدار ... ہو
عرض وہ ... نہیں ... | گڑہی یا تخت تینی ہو ... پر
پہر اوسی تخت کے گرد پہرانے لگے | بلا اوسکے لیے لیے گرنے لگے
گلے لگ کے رونے لگے زار زار | کہا اپنے تن من کو اوسپر نثار
وہ دیکہے جو تک ... اوٹہانے لگا | تو تجہ آن ... یہ درخت ... ر
... کہ آوے ... جوگ | کہان ہر ... آ ... غم ... جوگ
لگ ... کر ... آلیمین ... | وہ دو رو کے ... منصل
بیان پر جو اپنے ... لیے | لکہا ایک چشم اپنے پیر لگے
لیے ... گذشت ... ... تک | کہ اس طرح ہو ... اب تک

وو اوڑتے تو اوڑتے تھی حیران ہے
گل آلودہ شبنم وہ گریان ہے
وہ شاہزادہ دل گم شدہ ہو یکیک
وو ہیں دیکھا افسوس با لیک
یہ وہان تارہیں کچہ چمک ہو نہ جہبک
کمراور جہوٹے کا عالم دیکہ
چلے اوسکے آگے سیں مونہہ موڑ کر
وہیں نیم بسمل اوسے چہوڑ کر
وہ کدہے وہ سایہ وہ دولت ہے کر
وہ جہوڑے تھی ہی پے ترانا نظر
وو لعل لب ہو یے زلف بدربدر
بلاد شاخ شبا شاخ ہے مشک لد
کرے تھی کا و ید بنی تعریف کو د
رات ہم سے دیو شتابے تراب
سینے میں دیکھو سرخ آفتاب
کروں اوسکے بالوں کا کیا میں بیان
نہ دیکھا کسے رات میں یہ سمان
وو زلفیں کہ دل جسمیں آئی رہے
اودہیلے سے جی جیکے سیی رہے
وہ کہیکے وہ جوڑے کچے ماشن ہے
کنارے لگا بیچ چمکتا سا ہے
کہیں اوسکے خوبی کا کیا رنگ وو نیک
کہ جیسے اخیر منہ جلکنے کا رنگ
سنایاں نہ بنی اوڑ تے تھے جہب
کہ جیسے ابر میں برق کے ہو چمک

وہ یہ مانند شب اوسکا لش
کرے صفت المخفف وہ کہ اکے کا من
او لت کر ندیے اوسے ہنر
کرے اک ستار او دنبال دار
وو بینہ اوسکے سنجاف ایلہ شاں
لسی اور بر یہ جیوے کا پہرنا ولی
ابہی اسکے عالم کا کیا میں بیان
کہ جیسے ہو وے دریا کے کا لی کستان
کہاں تک لکہوں اوسکی خولی کی بات
بہت سا ہے رنگ اور ہو وے ہے لات
دل عاشق کا اسکی سب قربان ہے
کہ مت ڑ کا سر احسان ہے
کہ کسی ہیں ہے وو رنہ جینا تہ بیچ
بیٹھا وہ رکے اوسنے وہلا بیچ
غرض حسن کا اسکے ہے سیم بہ سپید
جو جا ہے کرے وہ تیا ہو سفید
کرے سرخ جو لب اوسمیں نباتی
کرے خون دل اپنا آنکہ صاف
کیا قتل جو اسنے دلکو ہی کیا
تغو کہ بیٹی شام برخجل ہا
زلفیں تب دلوں سے اسکے پامال
بہت دل لیے اسنے ٹیکنے ٹک

خفت ہو نہ یہ طاہر و لے دلمیں رہا وہ
بہان آہ اہ اور عیان واہ واہ
ہوئے کون کم بخت ایا جو بہیا ن
مین آکر چھوڑ کر اپنا جاوان کہان
بہ کیتے ہو یلے ان کے آن بین
جیسے اپنے جلد یے وہ دالان مین
دریا نتہ سینی چھوڑ پردہ شتاب
ہپیا ابر تاریک مین افتاب
گرا تیسے مین اکر درخت زر بر
قسمون بہر کے ہو لے کر بدستبیر
مجہے جو جیلے تو خوشی الے ہمن
شہر سے غبار ہیجا یہہ بہانے ہمین
ہر طرف تک دیکھی ہایہ ہے
منل ہے کرمن بہایے ہوند بے بلا
کیاہی اگر تم نے کیا پلی ادہ ہے
تو اب چھوڑ مت بہم لبسمل ادھیے
تک اک نخط ادہنا زند گلے کا لگی
ذرا دیکہ آپنے جوانے کا تھی ن
پیئے عشق کا جام آب حسن کر
غم دین دنیا فراموش کر
یہ حسن آیا جا لے یہ جوش وخروش کی
عطر ہیت آبر ذلگی نشاعوں ہوش کی
کہان یہہ جوانی کہان یہہ بہار
یہہ جوبن کا عالم رہے یادگار

بلا نشہ پیا کل اندلم کی
بلا نشہ گردش ہین ہیں لیجام کو
سنبت ورو ہیے پیالے جام و شراب
ہمرد ہمر ہیں زینک کو کباب
لگا کہنے آجیا بہلا ربیہ بہلا
ہین ہے ہیرا دل کیا ہے اور بہ
بہانا ہو لیا زکیتے ہیں کبہی محو آور
لگے کہنے تب سکو وہ ماہ وش
ہوتے ہیں وہ دیکہ جیسی غش
مجہے ہر تو ہرکا چہینے کے بکلا
بہلا ہر ہے خاطر بلا ہلیے شتاب
ہر اک بہن زیر لی باتین ہوئے
ان زمانہ کے باہم ہیں کیا لیے ہوئے
بلا لدے جو اوس جوانی کئیں
کیا مہمانی میمان کی نہین
بلا اک ہم کہ ہمیں ہیٹھا باادب
محل کا سمان سبہ دیکھا یاد
بہر اوسی نازنین نے ہیلاوکا
ہیٹھا یا ہے للا اور اوس گلے کالی
خوشنا وہ زمانہ کی جہ اوس جگہ
کرین بلکہ جلدی مدد و بہر
ملاقات اول یہ ہی بطرز بدر ممبر
بلادت تہا مجلکو صبا ہے عشق
یلے ہے لضبون میں بیان خاتم عیش

زمیں میں سمایا نہ رستیں آب
گئے سوکھ انکو یہ بے یاستاب
ہوا رہا سنیں اور نہ گئی کاب
کوئی بسنی لیا سنگ سینے پہ دھر کے داب
دل اوسکا نازنیں دھڑکنے لگا
جگر ٹکڑے ہو کر بہکنے لگا
اندھیرے آجا لیے نہ نکلا جو
ہوا قید اوس چاہ اندھیر میں وہ
اندھیرے نے اوسکا کیا دم خفا
کہ جیون لیے شباب ہے لیکن فردتہا
لگایے کے سو جبے نہ وہاں وسکو راہ
ہوا اوسکے انکھوں میں عالم سیاہ
خفقان کے بہت اور پکارا بہت
سر آنچ کو ہر طرف مارا بہت
پکارا وہ جیسی کس کی فریاد رس
نہ ہو کوئی کے کاروان لے ادہر
نہ ہونس نہ غمخوار اوسکا کوئی
نہ تہا خبردار اوسکا کوئی
وہی چاہ تہا ایک اوسکا رفیق
وہی سنگ ہمدم بجائے شفیق

غم و داغ الفت کا کہا ہا جیسے
ہو بالجہ آب کی نے میں بسے
اسی اندھیر کو کیا لکہوں اب میں ال
قلم کے لکھتے ہیں آنسو سیاہ
کروں مختصر اب بیاں غم کی بات
لکھا ہے اوسیں وہ اب وحیات
نہیں فخلجے سو جہنے اب ادب
لگی لے خدا دیکھیئے اب ادب
بہت اسطرح سنی جو دو لے لنجا
ہوئے بیقرار ہیں بدر منیر
ہم دو دلی میں جو ہو لیے ہے جاہ
لگی ہو ہا دل لگی ہے دسیں رلہ
فلق یہاں جو گذرا کی بیان غم ہوا
رکا جو وہاں یاں خفا دم ہوا
کیئے دن نہ آیا جو وہ شب ماہ
نظر میں ہوا اوسکے عالم سیاہ
لگے کہنے تخم الناسے بور
خدا جانے اوس شخص کو کیا ہوا
کیا اوسنے لے تمکو سودا ہے لکہہ
معشوق ہے اوسکی پروا نہی
خدا جانے کسی شغل میں لگ گیا
بری جرات اتنا ہے ہونا ندا

بہت سی حسرت دل میں رہی ہے بات [illegible]
دیا پہر تو اس نے بات کا نہ کچہ جواب
کیے اسنے حسرت دل نکے اور بہت ہا
بکہرنے لگے بس تو کچہ طور سے ہا
دلوں میں سے ہر طرف اپنے لگے
درخلوت سے جا جا کے کرنے لگے
حفا اور کا رسے بلونے لگے
درخلوت میں جا کر وہ سونے لگے
بتیری لگا جان میں اضطراب
لگے دیکہنے حسرت آلودہ خواب
تڑپ کر دل اپنا کرنے لگے
در جسم سے اشک بہنے لگے
نہ عقل رہی نہ وہ کار و بار
اکیلے لگی رونے مہوش زار
نہ اکیلا سا نستا نہ وہ بولتا
نہ کہانا نہ پینا نہ لب کہولتا
جہاں بیٹہا آہ کرتا اور بس
محبت میں دن رات بیٹہا ہوا
کہا کرتے [illegible]
تو او بہہا [illegible]
جو جو جا کے تو کیا حال ہے
تو کہتا ہی ہے جو احوال ہے
کہے ہے جو دل میں بات [illegible]
وہ دیکہے تو جی کیسے رات [illegible]

جو آفتاب کیجہ ذکر شعر و سخن
تو پہر ہاں یہہ کہا شعر حسن

غزل

بہت کیا عشق اوس نے اور اتہانے لگا
میرے دل کو مجہے ہی جرانے لگا
ملا [illegible] دل کو مجہہ سے جدا
نہیں تو تیر دل میں لگانے لگا
نہ چشم جو بیمار کا کچہ نہیں
میرا دل ہے جگر تو خود بہانے لگا
فلک [illegible]
کہ جسکے عوض یوں رولانے لگا
نہیں جسکو دشمن ہے سکوہ حسن
میرا حال ہے جسکو ستانے لگا
غزل یا رباعی [illegible] فرد
[illegible]

کھلا غنچہ سنت ان کجہ کہلے میرا دل
چمن سیتی نہیں بو بار کے
پہرا ایکدن نہا کہ او بہلے سو نہ اٹہ دیکہ
زمرد کا سبز پڑا روش پر بچہا د
لعل ایک یاقوت کا اوپر دہر لیا
نہ پوچہہ اوسکے باغ نکاری کا حال
کنگ اور فندقی لالہ کی داغ
طلائی گہرے اور فلک کا ورنگ
جواہر کے جہلہ بہر ہے نو پر بدر
زلیخی سبز دلے او سے پہیرو نازنین
خمار ہے وانکیاں حا بلڑا پیان
جوانی کے موسم سروج بہار
زمین وہ احسن کے ٹیشان
خواصیں لگرٹ سے اسکے سبز روش
جدا جدی ایک حقہ لیے تہیں گڑ ہے
وہ نشین تہا مرضع کا کام
ویلی ایک او سمیں پڑا تہا حوض
لب نازک او پر رو موتیاں دہر
ایدہر اودہر ہر طرف سے نگاہ
رسیلے چھیلے تہیں تو ہے ملک خیت

ہو
کہ عالم میں تہا یہ بہت مہمل
ہوا آ بہی ہو ہے وسکو گلذار کے
رو نہیں چل لے والا نسبے باغ کو
وہ بیٹھے عجب آن سے دلربا
آ دربک بالو موہڑ ہے سین لگا دیا
زبان قلم وصف میں اوسکے گلگل
تہوا آئی کیفیت یا میں باغ
سنہرے کہیں ہی جیسے دیکہ دنگ
زریلے نکلے جیسے مخمل لیے لور
بڑے تہے عجب ڈہب سین جن پر حسن
وجود کے عالم کے سر سبز بیان
وہ سبزہ سے جوبن کے اوسکے بہار
جہپ اور تجلے اپنی کو دیکہ آئینتان
کہ پہر اپنے عہدہ لیے حاضر ہمیں
کہ لالہ کے بیٹہے تہے وسیے بڑے ہے
شفق زر ہے میں وہ تہی شام
بہ سبزہ وسکے آگے تہے گو پاکی رنج
لگا لیے نہیں بدہ بہنی دود جگر
کہ یکا لی ہے جیسے ملکتا ہے راہ
لباس اور زیور میں ہر یک

کوئے ہے ہو جل لے کے بیکلاں
کوئی لے جگر اور کوئی ہار زباں
کرے مجلس انکی نئے باادب ہا
اور ایسے بزم میں ہر فضیلت غضب ہا
کی انکو ایسے کرنے زینت حیدر لگاہ
وہ دیکھتے ہی کرنے لگے دل ارکے آگاہ
گئے ہمدم اور ساتھ جو تھے یار ہر د
بجائے ہوئی کرسیاں [illegible] سو
برابر برابر ادہر اور ادہر
دگر دار [illegible] بلند [illegible] تیغ بابلکار
[illegible] اور سکندری [illegible] لیا میں زہ
نثار و نیش اور لطر جیسے ماہ
عجب حسن تہا باغ میں جلوہ گر
کہ ہر گل کے تہی رو سکے نور یہ بر نظر
چمن اور اسکی ہر روشنی تہا
گل و غنچہ جو تہا سو ہو [illegible] تہا
زلش عطر میں بسے ورد [illegible]
صبا لا ہر یک گل کے جو بلے بچے
ہوا ہر ہوا دل [illegible] لگا داغ
دیکھی کام اور سکی جو [illegible] باغ
بڑا عکس اور گل کے جو طرف چمن
ہوا اندر [illegible] احمد گل [illegible]

[illegible]

نمیہ سنتے ہی وہ ارکی ایک لگار
لیا جشن [illegible] لگار
[illegible] لگے [illegible] آگن سنتی
وجائے لگا دیکے [illegible] مسلمان سبہی
[illegible] چلی [illegible] سنتی
کہ [illegible] میں [illegible] کا کیتی
دخلوت کے [illegible] تہا
[illegible] حاجب [illegible] بنا
[illegible] چہونے [illegible] سر بسر
[illegible] سو جون [illegible] اللہ [illegible]
[illegible] غضب
[illegible] قیامت کے سبب
[illegible] میں ایک نالہ برا
[illegible] تہا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

داد لیتے ہو جیس سوار بے
دیکھے ہوئے جوائے انداز کے
دیہوں کا عالم دیوار چہرت
دیا ہے ہمیں کچھ دیکھا کر ب
چلے وہاں سے دانی ایک اچھے سو بنا
لگتے ہوئے کر سیں کچانے ہوت
عجب ایک عالم تھا جہاں تا جہنہ
کہ عالم تھا ایک ری سیر بیس سالہ
ایک کا فریب ری رنگ دلدار
سبھی ساتہ تھے ادسکے ایا یار
چلے ایک رخ ابدانا سبھی
کرے آپس ایک اندر سبھی
ادس کے تھا دیس ادس حضور
سبھی دیکھن تیتان پلے ادر
ہوا حکم کو در کا جو پر بلد
لیے دیکھے سیتا ادر تھا
دیا ادس تیتان پر جو طاہلوں کی
سراک ان ابھی دل لیا تھا اج
لیکے کا ذو تیتان وادس ابھی
لکھے لکے جان برتان سبھی

در حیر بکے لچہ چیادمچہ اور رنگ وبوب
ددہا اوکے سیر تیا دستر لگوں کا روپ
دلاکے کا عالم ہوا رنگ کا رنگ
دادل لوکا کی رات سیلے تر بک
کلاکہ سانوچا تا دلدار در
درختوں ہے انا سفی تا نظر
دلیتے ہوئے لوستاں ہر تمام
ہو تو ری ر دیرق صبح شام
و جادر کا خیر نشا و بلاکا زدر
ہر ایک جانور کا درختوں پر سور
تئوں پر کے سنگ بانے سیفک
بیرنگ بارہ ہوارہ اوسکے اور حیلک
درختاں دستوے الذب
و کورنگ تا تاں و طنبلوں نا و باب
جو دل بنیتا پہر ہلی ویر تا بانہ
ادحلیا وہ ہوا ایسے کہ سوز کا کر سانہ
دیکھنا دیدنا اداکو یکے سانہ
دیکھتا ہوہ رنگ رکنہ کے جلا دینا تہ
دسروں سے ہی اور آب روا
دبنسیے سنس بانے کا ہیر با سر باں
عرض جو کسی نیس کر گزرہ
اپنے جیس چکے تی کو ار کا

[illegible]

سندہا اس طرح سین جو او سجا سمان
ہوا سینہ کے دل کا عجب حال وہان
لگا مارنے عشق کا وسکو تیر
بلا کہینچنے آہ پدر سے سیر
سندہا وسکو عاشق کے اپنا خیال
لگی رونے انکہون لیے دیر کے رنگ لال
اسی کا لگی نالے آوڑا وسکو راگ
ہوا نے ہی سے لو لگی وہ آگ
وہ بیتاب ہو جسکی کہہ دل کو لاگ
کہ معشوق ہی وسکو کلدار اگ
بہلا کیونکہ جیسے اوسکا خوشحال ہو
کہ ہجران کا غم جسکے دنبال ہو
جگر میں اگر آہ کے سہول ہو
بلکہ خار کو کیت سے پہول ہو
درختوں تلے عاشق کیا پہول
جیسے یار شنبا کا ہو حرف
گریبان گلشن لکل جیسا وہ نظر
جیسے اپنے گل کے ہو دیپے خبر
بہ ابکر اوتہی نالیں وہ دلربا
جیسے سہرے میں جا کر رہے بو نہ جیسا
خوشی کا جو عالم تہا ماتم ہوا
ورق کا ورق تیغ وہ برہم ہوا
سب او ستر برہن لپی دسکے بین بین
طلائف کئیں ادا صوابی بین

اکیلے ورد نے ہیر زار زار
او سیے اپنے عالم میں لیے اختیار
کہ جیسے نہیں اوسکے اپنے گہر
کہ مونہ اوسکے بالین میں دیدہ و صبر
جیو جیسے اوسی بنت پہول فام
کہ اوس کے تین رات کیا تمام
ہوا آفتاب آکر جو طلوع
لگا سکا ہی لیے لگا دل شروع
زرا اسکے ابتہ دیکھا جو رنگ
کہ جہاز اتنبہ دیکھی وہ لیے فنگ
بدلقا جو دیکھا تو رازو نزار
کیو کر ہے جیسے دل ...
فلک کی طرف دیکھ لگتہ تنگ
لگے دل کو بہلانے ابد بر دو دہا
زبان بولو میں دلیے خلاو وو
یہ انند جیسے کہ وہ کس اس
نہ مونہ کے جیسا اونہ تنگے خبر
زبس کے خبر تیسے بدن کی خبر
اگر سر بہلا سے کچہ غم نہیں
کہا جو کسے لیے میلے کے غم سہیں
خوشی سے وہ دل لاکے ...
جو انکسے نہیں ہے کہ او بیراست
جو سبزہ کہ دیتے لعل خاک
تو غم آو وہ صبح طلعت ...

جن کا عشق کا بہرہ سمجھے دل

پھر چلی یہ زلف کا دل

ندی کا مجھ چاند کی

زیور کے مندر سے لگے کا ہمن گلے بیچ ڈال آپنے باون تین ندیاں نا حلقہ سر بر دہرا

نیلی کی چیپا اور کا تلک تا ندہ کہ جیں سبز مو گل گلستاں میں پریشاں کر آپنے بالوں تین کیہلیاں کی جیکھرا

میں بھرے انکھوں کو لال لال زیر دیکے ہو ہمیں سمن کو ڈال جو منکے تیتے نکلے اوہیں کر دیت ہیں آپنے موقعے جالیاں جت

ہیں سبز کے ہنڈ سے رکھا جنم تیں خون و لال لال اور آیک کاندے پر آپنے سنبھال چلے نکلے جو کن و بار ہیں دیکھا لے ہر یہ جال پر ہر ہیں

[illegible]

دوبار محبت کے میلے نہ دوہ

گل کستوں کا چتن پر بہار ہوا حسن تیں تول الالہ کا رنگ نور و بار کر جسم ستی دہ چلے جو کوئی ہے ہر سینہ اونا نہ تیں بس خضرت کے نہ دہ

ہر ایک تار رہتا ہن کا رود بیں
وہ ہیے بند گیے راگ کے سلسبیل
رہیے بن بنے قہقہ رنگ کے
دیا تہا سبھو لیے سبح انک کے
تو وہ بن کا ندی پر دہر یون چلے
کہ للادیے کو پٹے جب کنکہا چلے
بنے جب کہ جوگن داسکی رنگ سین
لگے بہڑ لیے دست سر سنگ سین
و زخمت جو اسطرح ہو لیے لگے
تو وہ صحت خار جو رو لیے سیلگے
درو رو کیے دو ابر غم لبن لیے
کہ جسطرح ساون سین بہادن چلے
بہان تک نہ شیدا ہوا سکے رونے کا تار
ہیے بہت دیوار در اشکبار
کٹر یے ہیے وجو لنکے جہول ارو گل
جو رو رو ہوی نسیم ہو وہ گلک
ندیکہا کو لیے جو کیہ اختیار
کہا جہکو سونپا تجیے اے سدہار
چلے جسطرح بیٹھہ اپنے دیکہا
رسطرح دکہلا ہمین مونہہ پہرا
لیے بے لہا ہو یوہت مجہے
خدا کیے حفاظت میں سونپا تجہے

کہیں حلقہ حلقہ لپٹ لپٹ
کہرٹیے ڈ لیٹے گردا و سکے درخت
سجا لیے جون جون ہو بن بن کیے بن
خس و خار سینے تہیں بن بنکیے بن
لطہ جو لیے پہرلیے ہیے بڈبیے جڑیے
ہر ایک عالم شوق میں ہیے اڑیے
نہ جیسے کی نظر آب دیدہ رہیے
ہر ہرباں ازجا یک دریا بہیے
گئیے بانگ جو لو نسیمین راگ کے
لو سنیے وسہو لیے او تہیے جاک کے
سبھو بن لیے او سکے ان بہار
ہر ہربان رنیے لگے تار تار
فقط بلبلو لکا تہا ایک ہجوم
کہ رنیے ہیے جان ڈالنا جہم جہوم
بجز کا نہا وان ہر یک کا مقام
زبان کا نکلتا تہا ہو نسین کام
نمانہ دیکہا جو بہ حسن کیے
ورد و دست غش میں ڈہیے رہیے
جہان تک ر بیتے جو لفس پا
وہ بیٹے کان اپنا ادیر لگا
گل و غم ترکے نیے سس بہ بہار
کہ صحرا کیے گل او سکے لاگے تیے خار
سنبرو روز کد گشنہ سل صبا
اسطرح ہر لیے تہے وہ جا بجا

نہ ہا اسطرح کا جو اوس عالم سہان دسنی سانی جنگل و دلدر و اجلا سامیدان جلت سارہیت
نالے لگے رونق کیے ... دولت سار طرف دشت ... ادوکا ... جاہد نارد لکا ... ...

درختوں کے بیچ چمکتے ہیں

بیہ تھا ایک بیہ پر نور فرخ شہر · نہایت طرح ولد جاحب جال ہوا پر آمد لٹیے ہویے اپنا تخت · وخانا تھا ترتا ہی انسیز راہ لٹا ایک سینہ بین لے جو صدا · جو دیکھے تو جوگین یک رنگ [illegible]

خلق کے نہا وہ باد شاہ کا بہر · برس بیس ایک کا سن سال تھے طرف جاتا تھا فیروز بخت · ادسے حلق کہنے سے فیروز بیاہ دانی تخت لالو سنے اپنا رکھا · کر جشن فلک نے نہ دیکھا ہو [illegible]

بیہ لطف جو بام بہت یے ودو ددو · رہی بیر ٹٹے نزلے جیٹھ دن فقیر دل کی اپنے کو منوبے لیے ہو کیا اوکا [illegible] شکر جلد جا اوکا [illegible] سہلا جاوا ادکا [illegible]

زمین اور زمان

زمیں سبز اور اڑا آسماں پہ کہیں
وکہنے رہے رہے نہیں رہے نہیں

تھا ماہ اور شب اور بادہ وہی
گلستان میں جا بجا بت بدید ہے
بہار وہ لب بہار پیکر کہے
کہ عرض آسمان ہوں میں آپ
وہ جو کچھ ہوئے ایک ایک جمال
بہار میں سینچ ہوا کمال
بہت ایسے لال بیش وہ [illegible]
بہت میں سنگھ کے بادل [illegible]
کہا اور ہے بادہ [illegible]
سبز سی دار [illegible]
کہا اور جو [illegible]
کہ وہ دل [illegible]

کیلیے تخت بیتے اور باب کے بہت اوسیے نقطہ نکرم کے بد مجلوس کی صحبت کا جام بہ جو کہہ جو تھی وہ بردگی ہوئے بہوت آپنے مونہہ بر نیا ہے سبزن مل

سر اور بہار ہے قدم آب کے جگہ ایک کنیزہ بڑنے کو دیتے کو تہانوں میں ہوا دن تمام کہ اپنے رات اپنے جو گذر بیٹے وکہ اندوہ تمہ کے لب سے نکل

دکہاتے ہوئے نور دل صد ہے
اوڑاتے ہوئے زال کل لب ہے

[illegible] دال
[illegible] جمال
وہ [illegible] ہا ہا ہا
[illegible] ہا ہا ہا
[illegible] ہا ہا ہا ہا
[illegible] ہا ہا ہا ہا
[illegible] ہا ہا ہا
[illegible] ہا ہا ہا
[illegible] ہا ہا
[illegible] ہا ہا
[illegible] ہا ہا
[illegible]

ہیں بیزار ہو بولے فقیر کہا جو کہ صاحب بد لب بات سے جو نہ ہو تو تم لطیف ہیں کہ اسطرح میں جو فرماؤ گے

ہولے کیا کریں آپ کے دیکھ کر اب کہ ہم بردبار سے ہیں جیسے اللہ ہو کو ہم کرتے تو سمان ہیں گے سین تو کچھ ہو گے

[illegible]

میری جانی یار اس پر قربان ہے
کہ اسکے سبب سے میری جان ہے
میرا یہ تو ہمدم ہے دن رات کا
مجھے اس سے پروا ہے کس بات کا
سیہ زلف گیسو بدر قمر لال و خال
جبیں نور اس کا و احوال ان
مجھے یہ ہے شوق ملاقات آپ
کہ ملتے نہیں پر وہ مہ و آفتاب
وہ کسی کی بات نہیں وہ پر دہ نشیں
چلا آئے وہاں بات سے نازنیں
حیا سے میرا وہ تھا جو تھی دو بار
میرا ہی تن تھا اسکے بیچ دیوار
چھپا ہوا ہے کہ اس طرف سے یار بھی
لگے اگر تیر دامن و دل سیں
میرے عشق یا مال جو آزردہ جان
میں روتا ہوں اک کسو کی بچہ کمان
لگا ہے اسطرح جو ملے ایکبار
لگے جسم پہ لوٹ کر ہیں نثار
اور دیر جسم جو لے اور دیر جسم ہم
اسی لئے اسکا غم اور انسے اسکا غم
نہ وہ رنگ اسکا نہ وہ اسکا حال
تن زرد زرد اور رخ لال لال
یہ ہم حیران دیدہ ملال ہے
لیے حسن سے بیمار نثار سے
وہ صحبت اس میں ادسلام ہوتے
نہ اپنے لئے صحبت سنگ ہوئے

کملیجوں پر جو داغ ہوتی ہے بیمار دلدار
تو انکلو نے اور یک دکھانے پیار
پھرا پھر تو ہجر آب رو کا سر
لگائے سینے میں ملا پر نظر
کہتا جاتے ہیں تو اب جو کیا
مرتا ہے یہ بس آئینے القب جام
مگر میری خاطر بہت رو یا ہے ظلم
کہ تو اور زر زرو رو کر دیتے ہم
درد میں ہیں اپنی دیکھ اسکے ادا
ہی اسکو رو نے کے طاقت کہاں
یہ مرد سا الفت میں اس لیئے
کر دیں میں سن بیر سنانے جیتے
ولی اسکے اپنی بہن کے دوا
کرے ہے خانہ یار دار الشفا
اب وصل کے آئینے دار بلا
کسطرح اس تن جان کو جوا
لیا ہے یہ اسکو محبت کے دین
جیسا ہے جو تیرے ملنے کے بنا
لب اب تحیر جو سکے کرو گفتگو
خدا جو نہ مکو رواد ہے کہیں
نہیں خوشنما بکس آئینے ہو
رہے درد حسن ہو نہ سمجھا کو
ہم تن بسی نہیں سے لبنہ دو النیمل
بہرین کسطرح یہی گلشن میں ہیں
یہ ہم نہیں ہو لیے تیلا اختلاط
اد جلنے لگے دل سے عشق و نشاط

[illegible]

خدا نے یہی بخشا ہے بڑا احمق اور کیا فرق ہے اور حال احمق دیا سامہر اور نے اور وہ جواب کہ

ندیتا تھا تھوڑے کو مجھے خبر گذرتا تھا مجھ پر وہاں صبح و شام نہ کہ دن میں اکسی بہہ درد وہاں عجب طرح رالیت اسلاری ہے اور ایسے غم میں رونے بند ٹھک تھا

ولے تھا بستر غم کا دل پہ اثر وہ ابد بہ تھا مجھ پر بہ لوگوں تمام سب درد جلنے تھی میں شمع ساں کہ الیس لیٹ کر زیر لب رہے کہ کیونکر ملا وہ نفا ہر درد کا

میر سکوت رد کے بحکم الف دکیے الطرح حال اپنا تھا پھر آئے تو مخدوم نے مجھ کو سنبھ کہ ہم تم ملے پھر وسیلہ سبب وہ الیس تھے حال قصہ اور اولیتی

[illegible]

کیا عقدہ صبح بدم جو کیل نکل آئے اید ہر او دھر سینی دو کل اور تھے عجب اکسیمی گلفام وہ کئی بار یہ نار دیے حمام دو دو بار اکیا اپنے اپنا سنگ

و جو کیں جو ہو یہاں و نجم السا چو نہا دیکے نکلے حجب اہا سیں و نبائے انکلا عجب اور کے روپ ویسے آگ لو دسیر لگائے ملہ زور

جیے گردن کو دا سی جو ادا کر انکاس انکلے سی خون ہے نکل اتے ہیں میر رسوں حسے طرح دیکھو کر لو سنک کے سرخ لالہ کے لہد

۲۰۷

پہنے وہ عاشق کے وہ کمبلا
لباس سرخ زری کا جوڑا

بنے جو کوئی اس رنگ سے رنگ سرخ
چلا اپنے قبر و زینہ کے

سبھی رنگ کے ساتھ کا سبلہ لباس
کھلو بن ہو سرخ جیسے فانوس
پیہو کا سا تن آہ و موہنہ کے ونگ
کہا مانند مشعل کے او سبھے بہرک
نیلا وہ ادسی ہوی جیسے جاں
بدیں اپنے جوبن میں اطہار جان
زلف سے صفا اور ریہے کے جالت
کہ النکیا سے ہیک بہاک
زینہ ہے ادس میں کہیں لال لال
بدن رنگ میں قمقمے کے مثال

جاں نکلے بات نے لیا
ویسے دل سے قربان او سیر
وہ بن تن کے الیس رہنے لگے
ہم راز دل اپنا کہنے لگے
جیسے عنبر عزت دور سے
یہ کہر و نکلے جر جا ڈرتے
اگر چہ رات وصل نہیں سنا
ویسے بحر کا غم او نہیں یاد تھا
یہ تیرا کے نکلے دو دو ماہ
کہ اس بات کو لکھے ایک سو
عقب کے لوبن دو بارا
جیسے کب تلک اسکا را

رخ جب سرخ
کہ اپنے موہنہ پر نقاب
شفق میں جیسے دو مہر و آفتاب

لصب اس طرح سبھی جو بار ہے ابر
بخاں نہیں ہم خوانندگان رہے کہ

وہ لکھا جو اسا شاہ انجم سپاہ
اوسے لوگ کہتے تہی مسعود شاہ

فریدوں نامہ رائی لطر باپدر بدر نبر
ہر سوال کو عدالت

کیا ایک نامہ اوسے یوں رقم
کہ ای شاہ شاہاں دای فیض جیم
فریدوں شمال اور سکندر نژاد
مراد جہان و جہانی مراد
جہاں سخاوت زمان کرم
دل رستم کرد و حاتم کرم
بلوا ہوں میں دارو ایک بہار عجز
لے آئی ہی محلوں میں یہاں لصیب
تو اوس سے اپنے کرم کیجیے
غلامی میں اپنے مجھے لیجیے
ہمت سے ہی رسم راہو سہاں
کہ وابستہ ہوں ہیکاں کا جہاں
جہاں ہر ہی لوگ کہ میں مانگوں
ملک زادہ اپنی ملک شاہ ہوں
برنگ مجھے واقف ہر نا و بیر
کہ ہی نام میرا نسبہ نئی لطیر
بیاں سب کیا ماجرے و حال کا
تجمل دکہایا فوج اور ملک کا
جواہر نقد اور اسباب
لکہا ایک لفظ نہ اخر کے

کہ جو نبوی بر علس سبح سرگاف
وے اپنے مذہب میں اپنا حریف
اگر مانیے خبر تو مانیے
نہیں آپ اپنا ہمیں جانیے
کیا یہ جو مسعود شہ کو پیام
سنا اور پہرا او سلطان تمام
سمجھا اوسکا مضموں مسعود شاہ
کہ اپنے سے فوج اور یہ کچھ سپاہ
اگر جنگ ہے ابتدا جنگ ہو
پہر اخر خدا جانے کیا رنگ ہو
اور اخر یہی ہے زمانہ کے حال
کہ ہوویں بندے ہیں باہم یہاں
نہ ماری ہی کچھ رسم و ہیولی ہے
ہمت سے عالم ہنر مند ہے
لکہا نامہ پہر یہ اوس در جواب
کہ عاقل کو نکتہ لکہی ہی کتاب
بسم اللہ فرمان جو اس نامہ بند
بنائے لطر ما فال سوال سالے او
لکہا بعد حمد و ثنائے خدا
پس از نعت احمد سر زبہاد
کہ نامہ تمہارا جو لسبہ تہا
وہ راز نہاں اپنے ناتوں کہا
سر ہوت کہ عالم میں مجبور ہیں
نہیں اپنے پر دنیا تم اور نہیں
اگر ہم کہیں اپنے اوپر
ہماری فلک کو کا ادنی لائی

تو بس ہمکو یہی ناکس سیاسی رسول
سوال سوا سطے کرنے میں ہم قبول
خلاف سخن کہی راہ
کہ ہر نہر ہمنزل
اک اچھی سے ناریخ تہرا اپنے
دیا حکم ہم نے تمہیں آاپ
کیا ایلچی لکھکے نامہ ادہر
اودہر لے ہر طرف سو جو نکلے خبر
سنیے یہہ جو نامہ لے کیف و کہید
ہوئی شاہزادی کو دو بالا جنگ
کشادہ ہے ہی دل جو ہی جام
اوسے دن سے نیتی نے لئے دل زمک
ہوئے دو طرف سے دل ارباب ال
لگے ہونے شادی کے سامان
لگے شگون کی شمال لی سی
مقرر کیا نیک ساعت کا دن
کنجد اسلان لے نظر باادب ہمیشہ سابر
سبح اسکا رسم
نکہرے ہے تو شاہی گل بلبل
ذکر کے لئے اس سمع رو
بلا بطراب ان خوشی ادار و
بزرگی میں اپنے سب سارے لگے
دو سہاب ملکا نما زبا تحف
تمہیدہ پہر حیلے بکارد

ہم لگانے لگے تکمیں دو بہت لگے اور اوسکے لئے دو سینیا ہو لگے شنانی دی اپنے
بہر کہنے لگے گرچہ وہ دی لوگوں کا ماند رعد جیسے کرنی رہ رہ مفصل سینے

ہزار دوں کی

برا روں تمامی کا تخت رواں
اور اہل نشاط کے جیسے جلوہ کناں
وہ طبلو لگا کجا وور نکلے جدا
وہ کانا کہ اچھا بنا للہ

[illegible]

امارون نادر عجائب جیسے کا روز نماں نبھینگے یہ کیسے کیسی
ستارہ ولکا جھنجھنا تہا جونی کا کسور بلے ایک سیں ایک [illegible]
وہ مہتاب کا جیسی بنا ایک بار نمان ہوئے جدا ایک نجم
دیوان جہت نو زمین نور شعلے زر جھنجھ جوانی [illegible]
شتاب [illegible] کا نور ہی
سر [illegible] مشعل کے ہر طرف جہار
کہ جھلملا کے [illegible] مشعل ہو بہار
[illegible] سردار با [illegible]
بہ ہے برق کے طرح ابر [illegible]

[illegible]

ہوا [illegible] صحبت کے رشک بہشت
در [illegible] لخلخہ اس میں عنبر سرشت
بھرے بادلوں کے وہ خیم بلند
کریں عالم نور در [illegible] بند
عجب [illegible] اور [illegible]
نمائی کے عالم جو کوہ [illegible]
بلور [illegible]
[illegible] بتیاں چار چار [illegible]

دور [illegible] جو روشن چراغان ہوا
بنگلے خوشی ہے جو [illegible] ہوا
ہوا دل [illegible] چراغان سیں
بھری [illegible]

[illegible]

انھوں نے کی یہ سبھی ارسی
وہ صورت کو دیکھا اپنے کلکاری سی
او تلت دے استین اور مہر لگا جک
نیچے سر سوں لگیا کو ٹیک نہک
بنا کنگھی اور کیے آبرو درست
چھتک دامن اور ہی چالاک چست
دوپٹہ دو سر پر اولٹ کر نہیں
لگا یک دو منہ پے چھپانا نکل
بلکان اور گنگرو کو او تہار
بہن بالوں میں اور سر سی جیب د
آبدار او درو اکر کاندی پر ہاتھ
چلی ہاتھی ای سنگت کے ساتھ
کیسے ناچنا اور گانا کیسے
رچنا ہاتھ اور لٹانا من کیسے
خوش اور بولنے تھا نا خیال
دکھانا براک دم بین اپنا کمال
وشادی کی مجلس و کالی فا رنگ
وحسکی خوشی اور کنسے ترنگ
دسہو لونگی اپنے کنت ریکھے ہر
دیتی ہوئی رندیں کے بہار قطار
آبدار کا تو بد رنگ تھا اور راگ
محل میں ایدھر بھوریاں اور سہاگ

جھابھن لٹ بین بہت شاعب
مجھی بیبی آپ ہی کے سنترب بلد
کہ بیبی نہ آئیں ایسا ہوں جو بار ہوں
کہ بیبی ہوں کلی کا بیری ہار رہوں
ہوا جب نکاح اور یہی ہار ہوا
ہلایا سکو سنترب دیتے باندان
او نہا بیبی دو دلو شاہ بعد نکاح
محل میں یہ بلائے گئے بیری صلاح
چلا بیوی دو دو لو دو این کی طرف
چلی جیسے بلبل چمن کی طرف
وہاں تک پہنچنے ہوی ایک گہوں
ہوئی تھی لالا کی نزار دن سکون
ہوا ایک کسی وقت دنیا مزاد
کہ دو لا دو دو ہن جب بیٹھے اٹک
عروسی سے ٹھا وسو ہے لباس
وہ بیدے تہائے وہ یہی کے پاس
کلہ سرخ تو بڑی نے حضوری سوہا
بلا لگے ایسی جیند نولی نباہ
قلم مصحف اور سے کو لگا
فیر ایک بیمن سر پر انچل کی ڈال
نہ تھا دولہا اس طرح دو دو میں
خدا نے کیا ان کے ان ملائک

۲۶

دیکے دو لیٹے فال کو کچھ لگا
کہنے لگے یہ دولہن لیے جو لیے دولہا
وو شیرین جو باتیں شیرین بیٹھے
نبات اوسکے جب بیٹھے کوئی
جنے لیے نبات اسکی اسی لبات سے
وو بیکا دیا ہر کری بات سے
زبس دل جو تھا ارکا ہر جا بند
سیبے جاکے اپنے جیبے زنیند
او تہا ہے وی اسکے الہی سیں لون
زبس لی سی بادلم سیر یں کا جون
ویسے دو ہونٹون نیچے تھے تر نیلے
وو کہری کے مونہہ سینی اونہا دیے
ہم سیں او تہا ٹیے دیے جس طرح
لڑان بھون بہن لیے بہن جس طرح
ورد بالی بڑے کے او تہا لیے ذرا
نہیں انکا عجب علے بڑا
دیکھے ظاہر کے بکلا تھی بار بار
و گرنہ دل اوسکی جان پر تھا نثار
عجب طرح لیے رنگ لیا ہو گئے
وو باتیں وہ کہری کر دلیا ہے
وہ سب جلے جلے کے رسم و رسوم
سوا لیلے لگے پہر و دہی
سحر کا وو جو یا و لیے کا وقت
وو دولہن کے رخصت وو ور کا وقت

کرتے سنبھالا جا ہو ہم و لیکنان وو دولہن کا رو رو کے ہونا جدا نکلیتے وو جا نا محل سین صبح یہاں موت سے آوے عرفان کو وجود مینلیے میں اشنا وہ ہوا وہ وہ دولہن وا کو دی اونہا
کہا رب یہ کیا ہی جہاں یہاں وہاں یار کا اور رو نا جدا کر جل جسم سیں اشک بہون بیج کبر کر جانان سے یک جل ان جو ہیں خا کو وسنا و لگا لیتے عمر کا مزا بیتا نا محاجے میں اخر کی لا

چلے لیکے جنڈ دس جیدم لعبار
کیا دو طرف سیں زر اور کی نثار
لڑے نیے جو وان جسم کو نر کیے
سو ہو لیے اوہو نیں نجیا ور کیے
آید بر او او کد بر ایے سہرہ او ج
وہ ایک جاند سا مونہہ دیکھا لطف
ہوا رابیے لکھو بن ہیو کر ستارا
کہ جون صبح ہو وہ بلند آفتاب
دکھا یا ہوا جمسہ ہو عرش پساں
لیے یا بہ بہ لمسہ ایسے لوگ کان
و سبحہ جو جنبل میں سنگ ماہ
وو داکہ وہ محمد شیدی عالم پناہ
پھر ان کر لیاں اپنے قدم تا قدم
سہوار سے دیکھا کر میں او تر اضم
غرض کس طرح وو دولہن کو بیاہ
لیا یا جہاں اوسکے تہ عرش گاہ
ہر وہ ہو لیے بہن رسم و رسوم
کہ ظاہر میں تھے بیے مرکا رہی
او تہا یا ادب سے صنم سنی للہ
جو ہر اوکا بیاہ جو تیے کے ساتھ
وہ تخم الف ہے جو ذات و نور
کیا او سکو والد کیلے نیلے نور
سو ہیں تجیے راتہا ہون ان الغنی

عرض ہر طرح کر رضا مند او سے بر نیلاوہ جو فرو شاہ اوسے علم سیں اعداد سے فوج سیں ہوئے یہ جو لکھا بیاہ میں اوسکے دہنم دقیقہ بجھو ڑا لے بات میں
کیا جال میں اپنے پابند اوسے دیا اسکو تخم الف کا بیاہ ملوسے نشانہ اسے اعداد سے آبح سیں وہ ہے سیمہ تکمل دیا سبھہ رسم برابر کیے جیل دن رات میں

روپے طرح سین اوسکو یہا ہانرض
جو کچھ قبول تھا سو نباہا عرض
خدا نے اسکو لیا اونکی جو کام
برآئی انکی مطالب تمام
ہوئی منزل وہ جو دوست دیان
ہے ایک جا چار آباد بان
پہری بلبل اپنے وطن کو پہر ہے
در گلشن بلبل چمن کو پہر ہے
خوشی سے لیئے حشمت و جان و مال
چلے شہر اپنے کو وہ حال سال
اور بجم آلت اور وہ فیروز بخت ہ
فلک پر ہے ہر مثل خورشید و ماہ
دعا دیتا ہے سب لیکر ادب آن ہی
گئیے شاد خوشم برستان میں
وہ اقرار جیتے ہو [illegible] کر لیئے
کر کے تم آدمی رہے ایدر پرہے
تم اسی غمسین [illegible]
تم ہم تمنے ملتے رہیں گے ہمیش
لگے دیدہ دیکھ آدمی چلے
یہ ایدر بیٹے اب لگ چلے
آمدن شاہزادہ شد وطن خود [illegible]

زلیس دلی تین باسی ہیسے پہرا
یہ سن ناشہ یاد کی کئے شہر شہر ا
پھر بگڑ روئے انسیں زار و نزار
کہ ہائے ہائے ہمکو نہیں اعتبار
بلد و لگا ہمسے ہمارا حبیب
بہر کسی نہیں اپنے آپ نصیب
ہو ہوگا کسی دشمن و ملک تال
سو ہی اب نہیں ہونگے فرخ حال
کہتے اگر کہ وارث تو آخر نہیں
دیئے لیکے جادیہ یہ جھگڑا نہیں
کہا سبہا صاحب چلو کسیے
یہ بیٹا تمہارا وہی تیپے ہی
نکو رشتہ جب کہ بیتے کا نام دان
چلہ بہر تو رونا ہو رنگلے با نون
دوانا صاحب کہ بیٹا ادہر
چلا سرکے بل لے نظر جہان
ہر پہر باپ پر جو لگا یک نظر
جو دیکھ آپنے کہہ کی دیکھا روان
گرا پانوں پر گیئے ہو باپ کے
خدا نے دیکھا دیے قدم آپ کے
سینے جو جدا ہو اوسی ماہ کے
لگا اوسکو غم رسیدہ ہے آگ کے

بڑی دہوم سی آمد بدی نشان سی
وہ بہوا جو تہا ہجر کے داغ میں
زنانی سواری اوتروانی سب نہ
در آمد ہوا گہر میں سرور روان
تنے میں اگر نظر جو پڑ سے
ہیے جشن سیں انسوؤں کی قطار
وہ ماں خوب بیٹے کے لگ کر گلے
وہ آنکہیں جو اندہی تہیں اوس کی ہوئیں
ہو آمد بیٹے کو چہانے لگا
ہوئے جان امد جس اوس پر نثار
بر جو تہے درد اور غم کے داغ
بسی باپ ماں کو تہے سہار نکے جاہ
ان میں اوس سب کے وہی ہوی دام
وہ خوبی تقدیر کا جو نب و
سب ہیں رہنے لگے بل ملا ملا
سب کے گرد اوس باغ میں تہی خزانی
بلی عمر بہر ہی کے چہرہ ہے جہی
شہر پر فضل پروردگار
دک اغذ وہ بی جر جا تکام
بہیں لعد دہے تک نشان

بجاتی ہوئی لوبین نشان سی
انہی جاکے داخل وہ اوس باغ میں
بڑا اوس گل نو شگفتہ کا ہانہہ
لیے سانہہ آئینے دو غنچہ دہان
تو وہ بلبل تو ماں راہ میں ہی کریے
گرا ماں کے پانوں میں لے اضطرار
بہر روئے گئے انسوؤں کے نالے چلے
زمیں میں جو تہے خاک گلشن کی سے
وہ دونوں کے دو ہانہ سیں لے بلند
بٹہا پالے اون دونوں کی وار وار
نجہیں ہجر کے وصل سے وہ جراح
دوبارہ اوہوں نے کب اونکا سب وہ
کہ پہر یہ کہانی نہ ہو لے تما
لگانے اوہوں نے یہ سب نکی جیاد
پہرا جی چمن میں وہ گل کہاں کہلا
لی لیکے انہیں پہر فکر خان
دموں چہپائے گل پہر ہوئے لہلہیے
وہی شاہزادہ وہی شہر یار
وہی ماں اندر کی آئینے کا کام
شگفتہ گل آئد مجمع بجو ستان
دو

اونہوں کے جہاں ہیں نظر ہے ہر روز [illegible]
ہمارے تمہارے بہر حسب ہے روز [illegible]

ریختہ کا جہاں ہیں سیرا سب سنی نام
کر دیا یا کار ہے جہاں یہ کلام
ہر ایک کا بات ہے بر دلکو میں جوں کیا
ٹک اس طرح رنگین مضمون کیا
اگر واقع عمدہ تک [illegible]
جلد اوسکا کم ہے جو کچھ [illegible]
غرض اسکی جنسی سنہ احمد [illegible]
حسن آفرین مرحب مرحبا
جو سنے اسکے تن کے سبھی
با اسے ہوئے ہے نہ ہونگے کبھی
ہر ایک سخن ہے مرزا قتیل
کہ ہیں شاہ راہ احمد کی دلیل
سنیے اسکی ہے عجب سے تمام
ہوا اسکے تاریخ کی انتظام
زبس شعر کتنے ہیں وہ بار [illegible]
ہر ایک شعر او لطف چمن [illegible]
اور ہیں انتظامے او [illegible]
یہ تاریخ کہ [illegible] ہیں
بیقین تاریخ ابن [illegible]
[illegible] حسن [illegible]

والشی اوسکے ہے شیر باغ [illegible]
رہے روشن اوسکا چراغ [illegible]

زبس عمر اس کتاب ہیں [illegible]
[illegible] ہیں [illegible]